بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

العصر

پشاور
پاکستان

ماہنامہ

مدیر مسئول
مفتی غلام الرحمٰن

مئی ۱۹۹۶ء ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ

جامعہ عثمانیہ
نوتھیہ روڈ پشاور

علومِ حدیث سے وابستہ علما فضلا اور طلبا کے لئے

نادر تحفہ

احسن الخبر فی مبادی علم الاثر

تصنیف

عصرِ حاضر کے محدثِ کبیر حضرت مولانا حافظ محمد حسن جان

شیخ الحدیث جامعہ امداد العلوم الاسلامیہ پشاور

بہترین کمپوزنگ • اعلیٰ کاغذ • دیدہ زیب ٹائیٹل

• قیمت :- ۲۰ روپے

★ ملنے کا پتہ : شعبہ تصنیف و تالیف

جامعہ امداد العلوم الاسلامیہ

الدرویش مسجد

پشاور صدر، پاکستان

"اکبر آرٹ"

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان ماہنامہ

العصر پشاور

جلد ۲ ۰ شمارہ ۵

مجلس ادارت

سرپرست: شیخ الحدیث مولانا سید شیر علی شاہ

نائب مدیر: مولانا ذاکر حسن نعمانی
پی ایچ ڈی بعیزہ منورہ

مدیر مسئول: مفتی غلام الرحمٰن

ناظم: قاری ھدایت الرحمٰن

فہرست مضامین

پاکستان کیلئے آزمائش کی گھڑی ۔ مدیر مسئول ۲
معاشرتی ارتقاء اور فقہی مسائل پر اسکے اثرات ۔ مفتی غلام الرحمٰن ۵
مغلیہ دور حکومت فروغ علم کے تناظر میں ۔ ڈاکٹر عبد القادر سلیمان ۱۳
حدیث میں کذب بیانی کی شناعت ۔ ادارہ ۲۲
قرآنی اصطلاحات اور علم الاجنہ ۔ ڈاکٹر نثار محمد ناصر ۲۴
تدریجی تربیت ۔ قاری محمد سلیمان ۳۱
برق گرتی ہے تو بیچارے ... خورشید گیلانی ۳۴
قرآن فہمی میں استاد کی ضرورت ۔ ادارہ ۳۷
بخل کی حقیقت و مذمت ۔ مولانا عبد المتین ۔ ۳۸
شرک کی حقیقت اور اسکی اقسام ۔ ڈاکٹر محمد عمر ۴۱
اخبار الجامعہ ۔ مفتی ذاکر حسن نعمانی ۴۶

بدل اشتراک

رابطہ
فون دفتر ۔ ۰۵۲۱-۲۶۲۵۶۱
رہائش: - ۰۵۲۳۹۰۶۱

خط و کتابت
ماہنامہ العصر پوسٹ بکس ۱۲۰۹
جامعہ عثمانیہ پشاور کینٹ پاکستان

ترسیل زر
ماہنامہ العصر اکاؤنٹ نمبر ۷۸۸
الائیڈ بنک سنہری مسجد روڈ پشاور صدر

صدائے عصر
مدیر مسئول

پاکستان آزمائش کی گھڑی

اپریل 1996ء کے آخری عشرہ میں چین سابق سوویت یونین' تاجکستان قازقستان اور کرغ
کے درمیان آٹھ ہزار کلومیٹر کے سابق فلیش پوائنٹ سرحدی علاقہ کو غیر فوجی علاقہ میں
کے تاریخی معاہدہ پر دستخط ہوئے۔ اس کو "علاقائی سلامتی کے معاہدہ" کا نام دیا گیا
معاہدہ پر پانچوں ممالک کے صدور نے دستخط کرکے ہاتھ ملائے اور جام صحت تجویز کیا۔
اگرچہ امریکی زعماء تجاہل عارفانہ رویہ اختیار کرکے یہ ایک عارضی اور غیر پائیدار مفاہمت
رہے ہیں۔ ابھی زعم اس معاہدہ سے یورپ اور ایشیاء میں طاقت کا توازن تبدیل نہیں
بلکہ امریکہ بدستور فوجی قوت رہے گا لیکن سیاسی مبصرین کے نزدیک یہ معاہدہ عالمی سیاست
نئی تبدیلی کی علامت ہے۔ اقوام متحدہ پر امریکی بالادستی اس سے لازمی طور پر متاثر ہوگی۔
یہ معاہدہ امریکہ کو اپنے متکبرانہ رویہ پر نظرثانی کرنے پر مجبور کرے جیسا کہ معاہدہ کر
والوں نے اس عزم کا اظہار کیا ہے۔ کہ یہ معاہدہ یو رلڈ آرڈر کے لئے بنیاد فراہم کریگا۔
وہ کسی ایک ملک کو عالمی امور چلانے کی اجازت نہیں دیں گے۔

علاقائی سلامتی کا یہ معاہدہ روس کی شکست و ریخت کے بعد امریکہ کے جابرانہ اور حاک
رویہ کا ردعمل ہے۔ کیونکہ سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد امریکہ نے اقوام عالم اور خصوصاً
اسلام سے جو ظالمانہ سلوک روا رکھا وہ تاریخ کے اوراق میں امانت ہے۔ کیا الجزائر کی اسلا
قیادت پر شب خون مار کر ان کے حقوق سلب کرکے ان کو زندہ درگور کرنا' بوسنیا کے نہتے
مسلمانوں کو محض مسلمان ہونے کے ناطہ سے صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کرنا دہشت
گردی کے بہانہ سے ایران' سوڈان' عراق اور لیبیا کے عوام پر عرصہ حیات تنگ کرکے ان
سے معاشی اور اقتصادی بائیکاٹ کرنا اور خود پاکستان' مصر اور دیگر بلاد اسلامیہ میں درد دین
رکھنے والی شخصیات اور دینی مراکز پر حملہ آور ہونا کہاں کی جمہوریت' انصاف اور انسانی حقوق
کا احیاء ہے؟ آخر کار ایسے مظالم کے کچھ نہ کچھ نتائج کسی نہ کسی شکل میں ظاہر ہونے تھے۔
ممکن ہے یہ علاقائی اتحاد مستقبل کے کئی منصوبوں کا پیش خیمہ ہو۔ چند سالوں سے اگرچہ

امریکہ کے اتحادی اور ہمنوا ممالک بھی امریکہ سے شاکی رہے لیکن اسلامی ممالک کو امریکہ کے خلاف آواز اٹھانے کا پورا حق حاصل تھا۔ کیونکہ ابھی اسلام کا مقابلہ ہی امریکہ کا سب سے بڑا ہدف رہا اس لئے کسی ممکنہ ردعمل کا رونما ہونا اسلامی بلاک میں زیادہ متوقع تھا لیکن عالم اسلام میں عالمی قیادت کے فقدان کی وجہ سے مسلمانوں کو یہ سعادت نہ مل سکی۔

اگرچہ اس معاہدہ سے مسلمانوں کو زیادہ توقعات رکھنا مناسب نہیں۔ اور نہ اس سے مسلمانوں کو بالذات فوائد پہنچ سکتے ہیں۔ کیونکہ "الکفر ملة واحدة" کی رو سے امریکہ کی طرح روس اور چین کو بھی مسلمانوں کی ترقی گوارا نہیں کسی ایسے موقعہ پر جہاں مسلمانوں کی کسی پیشقدمی کا امکان ہو۔ تو تمام رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ کوئی غیر مسلم کسی مسلمان کی خوشحالی کو برداشت نہیں کرسکتا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

مایود الذین کفروا من اهل الکتاب ولا المشرکین ان ینزل علیکم من خیر من ربکم والله یختص برحمته من یشاء الایة البقره / 205

لیکن پھر بھی یہ اتحاد امریکی مظالم سے مسلمانوں کے لئے ڈھال کا کام دے سکتا ہے۔ کیونکہ جب تک امریکہ نے مقابلہ کے لئے روس میدان میں موجود تھا۔ تو امریکہ کو ایسے انسانیت سوز سلوک روا رکھنے کی جرات نہ ہوتی تھی۔ روس کے زوال کے بعد تو امریکہ پوری دنیا کا چودھری بنا ہوا ہے۔

بین الاقوامی میدان میں اس معاہدہ کے اثرات سے قطع نظر خود پاکستان کے لئے یہ معاہدہ ایک کڑی آزمائش سے کم نہیں۔ کیونکہ جغرافیائی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان کے ہمسایہ ممالک چین اور روس کو امریکہ سے کسی مفاہمت یا اس کے بارے میں نرم رویہ رکھنے کی گنجائش بہت کم ہے شاید امریکہ کو ایک بار پھر پاکستان کی ضرورت پڑے۔ اور امریکہ اپنے مفادات کی تکمیل کے لئے پاکستان کو آلہ کار بنائے۔ چند مہینوں سے امریکہ کے رویہ میں تبدیلی کے اثرات اس کی غمازی کرتے ہیں کہ امریکہ کو پھر ایشیاء میں اپنے مفادات کے کسی محافظ کی ضرورت ہے۔

لیکن پاکستان کو اس وقت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا ہوگا۔ ویسے بھی ہمارے ملک کی خارجہ پالیسی ناکام ہے۔ اس نازک مرحلہ پر اگر دانشمندی کا مظاہرہ نہ کیا گیا تو شاید غیر سنجیدگی کا ارتکاب یا وقتی مفاد پرستی صفحہ ہستی سے ہمارے وجود کے خاتمہ کا ذریعہ ثابت ہو۔ ولا فعلها الله اس وقت پاکستان کے لئے دو راستوں میں سے کسی ایک راستہ کو اختیار کرنے میں مشکلات زیادہ ہیں۔ امریکہ کی مخالفت کا کردار اگر اپنایا جائے۔ شاید ہمارے گذشتہ کردار کی رو سے

Scanned with CamScanner

امریکہ کے مخالف بلاک میں پاکستان کو وہ مقام نہ مل سکے جو اس کو ملنا چاہئے۔ ایسا
امریکی مخالفین پاکستان سے انتقام لینے کے جذبہ میں ہمیں تر نوالہ کے طور پر امریکہ کو
پیش نہ کرے۔ اور اگر امریکی مفادات کا تحفظ پاکستان نے اپنایا تو اس سے ہم ماضی کے
دوستوں سے محروم ہوسکتے ہیں۔ بلکہ اسلامی ممالک کی رفاقت سے ہاتھ دھونا پڑیگا۔ دوسری
طرف امریکہ پر بھی یہ اعتماد نہیں کہ وہ کسی آڑے وقت میں ہمارا ساتھ دے۔ بلکہ امریکہ
کے نزدیک دوستی کا معیار امریکی مفادات کا تحفظ ہے جب اس کی ضرورت نہ ہو۔ تو اس
کسی سے تعلق رکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ افغانستان کے مسئلہ میں امریکہ کا رویہ
سے مخفی نہیں کہ زوال روس کے بعد امریکہ نے پاکستان سے کیا رویہ رکھا۔ جبکہ اب
افغانستان جیسے حالات بھی باقی نہیں رہے۔

اگر حالات کا صحیح تجزیہ کیا جائے تو اس مخمصہ سے نکلنے کے لئے پاکستان کے پاس ایک متبادل
محفوظ راستہ بھی موجود ہے۔ اگرچہ یہ دشوار گزار ہے لیکن نتیجہ خیز ثابت ہوسکتا ہے بشرطیکہ
حسن تدبیر سے اگر یہ راستہ اپنایا جائے تو اس مسلمانوں کی کھوئی ہوئی عظمت بحال ہوسکتی
ہے۔ وہ یہ ہے کہ پاکستان اس وقت عالم اسلام کو مستقل حیثیت دینے کے لئے ایک الگ
پلیٹ فارم مہیا کرے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کے پاس افرادی اور مادی قوت کی
ناقابل تسخیر قوت موجود ہے۔ لیکن اس بکھرے ہوئے سرمائے کو یکجا کرنے کی ضرورت ہے۔
شاید دو بڑوں کی اس جنگ میں پاکستان تیسری قوت کو سامنے لانے میں کامیاب ہو۔
لیکن نسوانی قیادت کے ہوتے ہوئے پاکستان کے لئے ایسے باغیرت کردار اپنانے کی توقع رکھنا
بے سود ہے۔ کیونکہ "لن یفلح قوم ولوا امرھم امراۃ" کے ہوتے ہوئے ازلی
بدبختی اور دائمی نحوست کو کامیابی سمجھنا دانشمندی کا تقاضا نہیں۔ والعصر ان الانسان لفی خسر

نصرالرحمن
۲۵/۱۲/۲۰۱۶ء

معاشرتی ارتقاء اور جدید مسائل اور سائنس

الرائے

اپریل ۱۹۹۸ء کو ادارہ میں ملی سطح پر ایک علمی کانفرنس منعقد ہوئی اپنی نوعیت کی پہلی
کانفرنس ہونے کی وجہ سے علماء نے اس محفل کو سراہا۔ ملک بھر کے ممتاز علماء کرام اور مشائخ و
مفتیان عظام اور ماہر ناز مقالہ نگاروں نے شرکت کر کے اخلاقی اور علمی تقاضوں پر
کے جدید مسائل سے جو اندازہ ہو رہا تھا اس کا تقاضا ہے کہ علمی میدان میں ایک انقلابی
تبدیلی ہو درس نظامی پڑھانے میں ایسا انداز اختیار کیا جائے کہ ہمارے مدارس عصر کے
عصری تقاضوں پر پورا اترتے ہوئے دین کی خدمت کر سکیں۔ کانفرنس میں یہ بات خاص
محسوس کی گئی کہ علماء میں علمی انحطاط کی بنیادی وجہ تعلیمی اداروں میں تربیت کا فقدان
ایسی تربیت کی بدولت آج کے طلبہ اسلامی سائنس کی اصطلاح کی تطبیق کر سکتے ہیں
کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر حضرت مولانا سید نصیب علی شاہ امیر مرکز اسلامی بنوں اور صوبہ
کے نامور خطیب حضرت مولانا قاری عبداللہ صاحب مبارک بادی کے مستحق ہیں۔ مدیر
نے جس موضوع پر اظہار خیال کیا فقہی مباحث ہونے کی وجہ سے "دارالافتاء" میں پیش
کیا جا رہا ہے۔

(ادارہ)

الحمد للہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ امابعد

معاشرہ کا تفاوت اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حالات کی تبدیلی ناقابل انکار حقیقت ہے۔ ضروری نہیں کہ کسی معاشری یا سوسائٹی کا وجود صدیوں تک محفوظ رہے آج کل کے دور میں معاشرہ کی تبدیلی تو سالوں کی بات ہے چند سال گزرنے سے حالات ایسی تبدیلی کے شکار ہوتے ہیں کہ قریبی وقت کے واقعات ایام ماضیہ کی تاریخی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔

لہٰذا حالات کی تبدیلی سے مسائل کا پیدا ہونا لازمی امر ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جدید دور کے ایسے مسائل کا گذشتہ اوقات میں تصور بھی نہیں تھا بلکہ آئندہ "ویخلق مالا تعلمون" کی ایجادات ابھی تصورات کے دائرہ سے خارج ہیں حالات کی اس تبدیلی سے

تعبیر اگر "عرف" اور "عادات" سے ہو شاید مسائل سے آگاہی کے لئے زیادہ مفید ثابت ہو۔

علماء اور دانشوروں کی رائے ہے کہ رہن سہن خوردونوش اور باہمی تعلقات کی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہیں حالات کی یہ تبدیلی فطری عمل ہے ضروریات ہمیشہ ایک نہیں رہتیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ تبدیلی کا یہ عمل درحقیقت مسائل کی پیداوار ہے جو کنبے گھرانے یا خاص علاقے میں ترویج پاتے ہیں اس تبدیلی انسانی معاشرہ ایسا مانوس ہو جاتا ہے کہ تبدیلی کا قدم کسی ہچکچاہٹ کے بغیر آسانی سے قبول ہے یہی وجہ ہے کہ عرف اور رواج سے پانے والے واقعات سے انسان کا کٹ جانا بڑا مشکل ہوتا ہے مشکل ذمہ داریوں کا نبھانا انسان کے لئے محض عرف اور عادت کی وجہ سے روزمرہ معمول بن جاتا ہے عقل سلیم خود اس کے قبول کرنے پر آمادہ ہوتی ہے۔ علامہ ابن عابدین عرف کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

العرف و العادة ما استقر فی النفوس من جهته العقول و تلقة الطبا السليمة بالقبول۔ (شرح عقود رسم المفتی، ۹۴)

عرف کی شرعی حیثیت

عرف کے مانوس ہونے اور انسانی فطرت کا آسانی سے قبول کرنے کی وجہ سے شریعت نے اس کو ایک اہم مقام دیا ہے اس کی حیثیت کو تسلیم کر کے بعض اوقات میں مسائل کے جواز اور عدم جواز میں اس کو بنیادی کردار ادا کرنے کا حق دیا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ حالات کی تبدیلی اگر یہی معیار رہا اور غالب گمان ہے کہ اس سے بڑھ کر بھی حالات بدل سکتے ہیں تو پھر اس کو اعتبار نہ دینے سے ایسی پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں کہ شریعت پر عمل کرنا وقت کا سنگین مسئلہ بن سکتا ہے۔

صحابہ کرام کا زمانہ خیرالقرون کا دور ہے۔ دور نبویؐ سے یہ مرحلہ کچھ اتنا دور نہیں تھا۔ پھر بھی جب حالات کی تبدیلی آئی تو صحابہ کرام نے عرف کو اعتبار دینا مسائل کا حل سمجھا خلفاء راشدین کے دور میں منکرین زکوۃ سے جہاد کرنے کے لئے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے موقف کو عرف اور حالات کی تبدیلی سے تائید ملی ایسا ہی جنگ یمامہ مین نامور قراء اور حفاظ کی شہادت

[illegible] مسلمانوں کو جمع قرآن کی طرف توجہ [illegible]
[illegible] جمع قرآن کی رائے دی [illegible] ترمذی کی روایت میں ہے

[illegible] القتل قد استحر بقراء القرآن یوم الیمامۃ

[illegible] اخشی ان یستحر القتل بالقراء فی المواطن کلھا

[illegible] قرآن کثیر وانی اری ان تامر بجمع القرآن

(ترمذی ابواب التفسیر)

[illegible] کی تبدیلی ایسے وقت رونما ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
[illegible] فیض یافتہ شخصیات ابھی بقید حیات تھے ان کی نظر میں دور نبوی کا [illegible]
[illegible] کی تبدیلی سے مسائل کا متاثر ہونا ان کو قطعاً گوارا نہ تھا چنانچہ حضرت زید بن ثابت
[illegible] جب جمع قرآن کی یہ ذمہ داری سونپی گئی تو آپ نے دو ٹوک اعلان کیا

کیف تفعلون شیالم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایضا)

[illegible] عرف اور حالات کی تبدیلی سے مجبور ہو کر آخر کار صحابہ کرامؓ قرآن جمع کرنے پر آمادہ [illegible]
[illegible] اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کا ایسا وجود نہیں تھا۔

[illegible] کے علاوہ حضرت عمرؓ کا دور ایسے نظائر سے بھرا پڑا ہے بلکہ آپ کے دور خلافت میں جب
[illegible] اسلام کی سلطنت میں وسعت پیدا ہوئی۔ اسلامی ثقافت عربوں کے علاوہ عجمیوں پر چھا گئی تو اس
[illegible] نے بے شمار مسائل جنم دیئے جن کو عرف کی روشنی میں حل کیا گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ
[illegible] ساتھ جب مسائل کی کثرت ہوئی تو فقہاء کرام نے اپنے اپنے زاویہ خیال یا مکتبہ فکر کے
[illegible] مقررہ اصول کی روشنی میں طریقہ کار کا تعین کیا چنانچہ ظواہر کا نقطہ نظر اگرچہ کتاب اللہ سنت
رسولؐ اور اجماع کے ظاہری نصوص تک محدود رہا لیکن اصحاب رائے یعنی مجتہدین نے
[illegible] حالات کا گہری نظر سے مطالعہ کر کے الگ الگ نظریئے پیش کئے۔ شوافع نے ان تین کے
علاوہ قیاس اور استصحاب الحال کی ضرورت بھی محسوس کی حنابلہ نے المصالح المرسلہ اور
[illegible] الذرائع کے نام سے الگ اصطلاحات وضع کئے جبکہ احناف نے مسئلہ کی نزاکت کا احساس
کرتے ہوئے استحسان اور عرف میں ان نئے مسائل کا حل ڈھونڈا۔

Scanned with CamScanner

عرف سے مسائل کی تبدیلی کے اثرات

عرف کی وجہ سے کئی ناقابل حل مسائل کو قابل عمل بنایا گیا ہم دیکھتے ہیں کہ بسا اوقات عرف کی تبدیلی حکم کے تغیر کا ذریعہ بنتی ہے چنانچہ ابن عابدین فرماتے ہیں۔

فالعرف فی الشرع له اعتبار :

لذا علیه الحکم قد یدار :

معاشرہ اور عرف کی وجہ سے جیسا کہ الفاظ کے حقیقی معانی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے ایسے مسائل کی تبدیلی بھی ناگزیر ہوتی ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی مسئلہ میں دو ٹوک موقف اختیار کرنے کے باوجود عرف ہی کی وجہ سے تلامذہ کو اختلاف کرنے کی جرات ہوتی ہے اور یہ اختلاف بسا اوقات ایسی سنگین صورت حال اختیار کرلیتا ہے کہ شیخ پر اعتماد اور حسن ظن کے باوجود محض عرف کی وجہ سے تلامذہ کے قول سے ترجیحی سلوک کرنا پڑتا ہے۔ آخر کار، مزارعت، اجرت علی الامامہ و تعلیم القران، گواہ کی ظاہری حالت پر قناعت نہ کرنے کی صورت میں خفیہ معلومات کی ضرورت، بادشاہ کے علاوہ کسی دوسرے سے اکراہ کے تحقق اجیر مشترک کو اشیاء کی ہلاکت کا ضامن ٹھہرانا اور عقار میں غصب کو اعتبار دینے میں آخر کار کونسا عامل ہے جس کی وجہ سے امام ابوحنفیہ کی بجائے صاحبین کے قول پر فتوی دینا پڑا میرے خیال میں متقدمین کے فتاوئ اور فرمودات میں کوئی ابہام موجود نہیں تھا لیکن اس کے باوجود تلامذہ کے قول کو ترجیح دینے میں بنیادی کردار عرف کا رہا۔

عرف کا دائرہ کار

عرف کو اعتبار دینے سے یہ غلط فہمی نہ رہے کہ پھر معاشرہ کا کونسا ناقابل حل مسئلہ ہے جو عرف کے دائرہ کار سے خارج ہو پھر تو سود جوا اور دیگر مروجہ غیر شرعی احکام کو بھی سہارا مل سکتا ہے حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں بلکہ اس سے شریعت کی پوری شکل بگڑ سکتی ہے آج ہمارے معاشرہ کے بعض سادہ لوح یا مذہب و عقیدہ سے ناواقف لوگ مجتہدین کی فیکٹریاں لگانا چاہتے ہیں جن سے ایسے سکالروں اور محققین کی توقع رکھتے ہیں جو شریعت کو وقت کا تابع بنا کر رکھیں۔ عرف کو اعتبار دینے میں یہ بنیادی شرط ہے کہ عرف ایسا نہ ہو جو کسی

Scanned with CamScanner

عمر سے متصادم ہو ورنہ جہاں ایسا عرف ہو جس سے کوئی شرعی حکم معطل ہو تا ہو یا کسی
...ں کو چھوڑنے پر منتج ہو تو ایسے عرف کا اعتبار نہیں ہوگا چاہے کتنا ہی ... کے ذریعہ
...ے کی کامیابی اور محکم نصوص پر کار بند رہا جائے گا، عرف کی وجہ سے کسی حکم میں
...ں کا ہونا قابل فہم اور ممکن العمل ہے۔

موجودہ حالات کے بعض قابل توجہ مسائل

...میدان پر یہودیوں کے قبضہ اور غیر مسلم لوگوں کا بعض امور میں سبقت سے ...
...معاشرہ چند مشکلات سے دو چار ہے کمپیوٹر کی دنیا میں حیرت انگیز تبدیلی سے مسئلہ ...
...ی کا شکار ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ ایک نہیں دو نہیں بلکہ بے شمار مسائل آج مسلمان ...
...ہ سے حل کے خواہاں ہیں۔ یوں تو ہماری سوسائٹی ایسی الاسنک واقعات سے بھری پڑی
...لیکن پھر بھی چند میدانوں میں مسائل کا احساس زیادہ ہے جن میں چند مندرجہ ذیل ہیں۔

...معاشی میدان۔

...موجودہ دور کا معرکۃ الآراء مسئلہ ہے یہودیوں کا اقتصادی میدان پر قابض ہونے کی وجہ سے ...میدان کئی مشکلات سے دو چار ہے معاشرہ میں رہتے ہوئے معمولی غفلت سود خوری اور ...کی آمدنی کا ذریعہ بن جاتی ہے سود خوری سے لوگوں کی قوت تمیز اس درجہ متاثر ہوئی ہے ...حرام و حلال کی تمیز لوگ اضافی بوجھ سمجھتے ہیں۔ پھر بینک کاری نظام کی کامیابی کے دعووں ...علماء کے کندھوں پر مزید بوجھ پڑتا ہے اور یہ وقت کا بڑا چیلنج ہے در حقیقت اولاً ہمارے ...بینک کاری نظام سے ناواقف ہوتے ہیں وہ صرف سودی کاروبار کے نام سے جانتے ہیں ...کے لئے حرام یا ناجائز کی اصطلاح وضع ہے لیکن اس کے مقابلہ کے لئے ہمارے پاس ...متبادل نظام کیا ہے؟ شاید مضاربت یا مشارکت کے عقود ہم سمجھیں لیکن اس پر بھی محنت کر ...معاشرہ میں قابل عمل ہونے کی گارنٹی دینا کسی عالم کے دائرہ کار میں نہیں۔ علاوہ ازیں ...خرید و فروخت کی جدید شکلیں بین الاقوامی تجارت اور مختلف ناموں سے کئی جاری سکیمیں ...قابل توجہ ہیں۔

طبی میدان

دوسرا اہم میدان فن طب کے محیر العقول کارنامے ایک جگہ سے
اعضاء کی پیوند کاری یا تبدیلی خون علماء کے لئے چیلنج بنا ہوا تھا ابھی
بیماریوں کا پتہ لگا کر اس کا علاج کرنا اور علم و معرفت دل و دماغ کی تبدیلی کے
پر تول رہے ہیں ممکن ہے اس سوچنے پر مجبور ہوں کہ تحصیل علم کے لئے
ضرورت کیا ہے کسی نامور ماہر کے دماغ سے قوت فرزانہ کو نکال کر دوسرے کے
کر کے بلا محنت سکالر بن سکتا ہے ایسے کئی مسائل ہیں جو اس میدان میں درپیش
احکام سے اس کی وابستگی کو اس کے لئے شرعی حکم کا تقاضا کرتے ہیں۔

نئی دنیا کی تلاش

سائنس دان چاند پر تسخیر کی کامیابی کے بعد دوسری سیاروں کے بارے میں سوچ رہے
خلائی اسفار اور سٹیشن کے قیام سے پھر مدتوں تک خلاء میں رہنے اس کے شرعی ذمہ دا
کی نوعیت کے بارے میں بڑے غور و خوص کی ضرورت ہے صرف اس سے جان نہ
چھوٹتی کہ سجدہ کی تعریف "وضع الجبہ علی الارض" کر کے خلائی سفر میں اس کو جائز ناجائز
دیں۔
اس کے علاوہ بھی تقاضوں کی تبدیلی سے احکام کا متاثر ہونا لازمی امر ہے۔

علماء کی ذمہ داریاں

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جدید مسائل علماء کے لئے بڑا چیلنج ہے ہمارے علماء کے لئے بڑے
سے بڑا مسئلہ وہ مسائل اور ضروریات سے ناواقفیت ہے یعنی اولاً" تو ہم ان مسائل سے نابلد
ہیں جو مسائل تحقیق چاہتے ہیں پھر اگر مسئلہ سمجھیں تو اس کا حل کرنا امتحان سے کم نہیں
ایسی حالت میں کسی مسئلہ کے بارے میں صرف ناجائز اور حرام کا فتوی لگانا کافی نہیں اور نہ
اس سے ذمہ داری فارغ ہو جاتی ہے بلکہ معاشرہ کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے متبادل نظام

...کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے متبادل نظام سے مراد صرف جزئیہ کا حوالہ نہیں بلکہ
...عمل حل پیش کرنا مراد ہے آج دین کی وجہ سے علماء کی عزت ہے یہ ہم سے تقاضا کرتی
...و اس میدان کو خالی نہ چھوڑیں خدانخواستہ اگر غفلت آمیز رویہ اختیار کیا گیا تو تاریخ
...نہیں کرے گی بلکہ مسائل کے حل تلاش نہ کرنے اور اس سے لاپرواہی اختیار کرنا دینی
...سے مل کرنے اور خود اپنی زبان سے اسلام کے تہذیب کی تکذیب ہے۔

تجاویز

...ہمیں احساس ہے کہ اس میدان میں بڑی محنت کی ضرورت ہے علماء کی ذمہ داریاں بڑھ
...ہیں یہ کسی انتھک جدوجہد کے بغیر ممکن نہیں لیکن اس کا طریقہ کار کیا ہے؟ میرے ذہن
...میں اس پر کام کرنے کے لئے دو راستے ہیں۔

...عارضی بنیاد پر کام کرنا۔

...بنیاد پر کام کرنے سے مراد یہ ہے کہ فی الحال ایسی جماعت کے بارے میں سوچا جائے کہ
...سال محنت کر کے کام کر سکے مثلاً وفاق المدارس کی سطح پر جو طلبہ درجہ عالیہ سے
...ہوں ان میں ایسے طلبہ کا انتخاب کیا جائے جن کی علمی رسوخ کے ساتھ عصری علوم پر
...نظر ہو مثلاً وہ طلبہ بی اے، ایم اے کر چکے ہوں یا کم از کم ایف ایس، ایف اے سی
...ان کے لئے ایسا ادارہ بنایا جائے جس میں چار پانچ سالوں میں ان کی تربیت ہو لیکن اس
...ساتھ ضروری ہو گا کہ ان طلبہ کو معقول وظیفہ بھی دیا جائے تاکہ مالی مشکلات ان کی علمی
...کے لئے مانع نہ بنیں اور یکسوئی سے محنت پر توجہ دیں نیز طلبہ کے انتخاب میں اس کا
...رکھنا ضروری ہے کہ کہیں یہ طلبہ دین کے نام پر محنت کر کے کل دنیا کمانے والے نہ
...یہ ایسے طلبہ ہوں جو اللہ تعالیٰ کے دین کا کام اپنی ذمہ داری سمجھ کر کریں ممکن ہے چند
...سالوں میں اس سے ہمیں اساتذہ کی ایک اہم جماعت مل جائے گی جو آگے چل کر کام چلائیں
...گے۔

...مستقل بنیادوں پر کام کرنا۔

...عارضی بنیاد پر کام کرنے کے علاوہ مستقل بنیادوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے ہمارے مدارس
...دینیہ کے طلبہ میں بڑی استعداد ہے بدقسمتی سے ہماری غفلت اور بے توجہی سے یہ صلاحیتیں
...ضائع ہو رہی ہیں اس کے لئے ہمیں اپنے درس نظامی پر سنجیدگی سے غور کرنا ہو گا یہ الگ

بات ہے کہ اس نصاب میں وہ طوالت پائی جاتی ہیں ان کا تقاضا ہے کہ اس میں

دور کاٹی رہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہمارے طلبہ کی فراغت کے لئے

دور تعلیم اتنا ہی بڑھانا چاہئے اگر آج طالب علم آٹھ سال میں فارغ ہو جاتا

فراغت کے لئے بارہ سال ہونا چاہئے وقت بڑھانے سے نصاب میں عصری علوم

سے قدیم نصاب کی حق تلفی نہیں ہو گی۔

محترم مولانا صاحب اگر اس پر سنجیدگی سے غور ہو تو یہ ہرگز مشکل نہیں کہ چند سالوں

کی پوری ہو جائے سرکاری اطلاعات کے مطابق ہمارے ملک میں ایک لاکھ پچیس ہزار

مدارس ہیں اگر ایک ہزار مدارس ایک آدمی پیدا کریں تو پھر بھی سال میں پچیس

ہاتھ لگا ... ہوں گے خدا کرے آج کے یہ بچے وقت کے رازی اور طوسی

سے اپنی نسل ... نسلیں پیدا ہوں گی کہ وہ اسلامی سائنس کی جدید اصطلاح وضع کریں

اس سے مسلمان اپنا کھویا ہوا سرمایہ واپس حاصل کریں جو صلیبی جنگوں کے دوران

ہم سے چھین کر غاصبانہ قبضہ جما رکھا ہے۔

یہی سائنس جو آج کل اللہ تعالیٰ کے وجود سے منکرین کے گھر کے لونڈی بنی ہوئی

مسلمان محنت کر کے اس کی اصلاح کر سکتے ہیں کہ سائنسی تحقیق اللہ تعالیٰ کی ذات یا

سے انکار پر منتج ہونے کی بجائے

"ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحنك فقنا عذاب النار" پر منتج ہو۔

مغلیہ دورِ حکومت فروغِ علم کے تناظر میں

ڈاکٹر عبدالقادر سلیمان
شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی

...شری دور حکومت ہندوستان کے علمی عروج اور ترقی یافتہ ادوار میں سے ایک اہم دور مغلیہ عہد حکومت ظہیرالدین بابر سے (932ھ مطابق 1526ء) سے شروع ہوتا ہے ...نگزیب عالمگیر یعنی (1273ھ مطابق 1857ء) تک مسلسل تقریباً" 300 سال ہندوستان کا علمی ...ی و ثقافتی تاریخ کا اہم رول ادا کیا ہے شاہان مغلیہ نہ صرف خود عالم اور فاضل تھے۔ بلکہ ...رور اور دانش بخش بھی تھے۔ مغلیہ دور حکومت ظہیرالدین بابر سے لیکر شاہ عالمگیر تک اکثر ...یشتر خود بھی فضلاء تھے۔ اور اپنے دربار میں علماء کے قدردان اور داعی بھی تھے۔ خود شاہ ...نگزیب عالمگیر ایک ممتاز ماہر تعلیم اور پابند شریعت بادشاہ ہونے کے ساتھ ساتھ علوم ...میہ پر قابل قبول دسترس رکھتے تھے۔ تفسیر' حدیث' فقہ اور تاریخ اسلامی کے کافی حد تک ...لعہ کرنے والے بادشاہ تھے۔

...نگزیب نے علماء اور طلباء دین اسلام کو وظائف اور جاگیریں وقف کیں۔ ہر صوبے اور ہر ...و قریہ قریہ کو علم کی روشنی سے روشن کیا۔ مدارس دینیہ اور علمی مراکز ہر جگہ کھول ...کھے تھے۔ سرکاری مدارس پر کثیر رقوم خرچ کرنے کی ذمہ داری حکومت پر تھی۔ اور وہ دینی ...ارس جو علماء وقت کی سرپرستی میں چلتے تھے۔ ان کو بھی وقتاً" فوقتاً" بیت المال سے مدد ملتی۔

...رس نظامی اور مدرسہ فرنگی محل کی بنیاد:۔ مغلیہ دور حکومت کا اہم یادگار مدرسہ اور ...می مرکز "مدرسہ فرنگی محل لکھنؤ" ہے۔ جن سے ہزارہا فضلاء اور مشاہیر علماء فارغ ہوئے۔ ...س اہم علمی مرکز کی عمارت مغلیہ حاکم عالمگیر اورنگزیب نے مولانا قطب الدین شہید کے ...احبزادوں کے سپرد کی۔

...نکے فرزند ارجمند مولانا نظام الدین نے "درس نظامی" کے نام سے ایک اہم نصاب ترتیب کر ...ے مدرسہ نظامیہ کی وساطت سے حکومت کے سارے اسلامی مدارس میں رائج کیا۔ جو آج ...تک پاک و ہند کے اکثر علمی مراکز اور اسلامی مدارس میں رائج ہے۔ اس نصاب میں حدیث' ...علوم قرآن' فقہ اسلامی' علوم عربی' بلاغت' فلسفہ و منطق' ریاضیات کی اہم کتابیں شامل ہیں۔ ...سی زمانے کا ایک اور اہم علمی مرکز "مدرسہ رحیمیہ" بھی ہے۔ جس کا سنگ بنیاد حضرت شاہ

Scanned with CamScanner

عبدالرحیم دہلوی نے رکھا۔ اسی طرح اس مغلیہ دور حکومت میں دیگر علمی ... سرزمین ہندوستان میں پھلے پھولے۔

فتاویٰ ہندیہ عالمگیر دور کا علمی کارنامہ:- شاہ اورنگزیب دور حکومت ... کارناموں میں سے ایک اہم علمی کارنامہ فقہ اسلامی کا اہم ترین فقہی مجموعہ مرتب ... فتاویٰ عالمگیری یا فتاویٰ ہندیہ کے نام سے معروف ہے فتاویٰ ہندیہ کی تالیف و ... تر فضلاء بہار اودھ لاہور اور سندھ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ کتاب عالمگیری دور ... قضاء و افتاء کا اہم مرجع سمجھا جاتا تھا۔ اس اہم فقہی مرجع کا فارسی ترجمہ بھی عالمگیر ... فرمان سے انجام پذیر ہوا۔ اور یہ کام اس عصر کے مشہور عالم مولانا عبداللہ رومی ... کیا۔ لیکن یہ ترجمہ دست برد زمانہ ہو کر ناپید ہو چکا ہے۔ اور اب تک کسی مکتبہ ... سراغ نہیں مل سکا۔ بعد کے انگریزی دور حکومت میں ایک انگریز مستشرق لارڈ ... فارسی میں ترجمہ کیا۔ (2)

فتاویٰ ہندیہ کو اللہ تعالیٰ نے عظیم شہرت دی۔ نہ صرف پاک وہند میں بلکہ ترکی، شر... افغانستان اور دیگر ممالک اسلامیہ میں اس کتاب سے شرعی فیصلوں میں بطور ایک اہم ... کے استفادہ کرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ جو بھی عالم دین ان ممالک میں قضا یا افتاء ... پر مامور ہو۔ اس کتاب سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

مغلیہ دور حکومت کے اہم علمی مراکز:- مغلیہ حکومت کے قیام "932ھ ... 1526ء" ہی سے ہندوستان میں ایک اسلامی مرکزی حکومت قائم ہوئی۔ جس کی برکت ... چھوٹی چھوٹی ریاستیں ختم ہوئیں۔ اور ایک مضبوط اور منسلک مرکزی حکومت معرض وجود ... آئی۔ مغل حکمرانوں نے تمام مرکزی مقامات پر متعدد علمی مراکز اور دینی مدارس تعمیر کروا... ان دنوں میں بقول مولانا شبلی "اہل علم کے گھروں کے صحن، امراء کی ڈیوڑھیاں ار... تصوف کے خانقاہیں۔ اور مساجد علمی مراکز کا کام دیتے تھے"۔ (3)

اور اس دور میں بعض اہل علم حضرات حکومت وقت سے بے نیاز ہو کر خدمت علم ... سعادت ابدی سمجھ کر درس و تدریس، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو کر اس فریضے کو انج... دیتے رہے۔ مغلی دور حکومت اشاعت اسلام اور نشر علوم اسلامیہ کا زرین دور ہے۔ خود ... عالمگیر دینی و علمی رجحان رکھتے تھے۔ قریہ قریہ میں اشاعت علوم کا خواہاں تھا۔ اس عہد ... خصوصیت یہ رہی کہ علوم و فنون کی ترویج میں علماء اور فضلاء شب و روز انہماک سے ... کرتے ہوئے نظر آتے۔ اس عہد حکومت کے علمی مراکز میں سے وہ مراکز جو اشاعت ...

نہایت مشہور ہوئے۔ حسب ذیل ہیں۔
...سے ... لاہور، سہارنپور، گنگوہ، خیر آباد، بدایوں، الہ آباد، ملتان، سندھ، ٹھٹھہ، سرہند
بہار، سیالکوٹ، بیجاپور، امروہہ، دہلی اور کشمیر وغیرہ۔ (۸)
مراکز ہیں۔ جو آج تک دینی مدارس اور علمی مراکز سے آباد ہیں۔ ... بعض مراکز علماء
فضلاء کے مدفن رہے۔

دور حکومت کے بعض مشاہیر علماء جنہوں نے تصنیف و تالیف کے میدان میں اہم علمی کارنامے سرانجام دیئے۔ اور جس قدر جانفشانی سے علوم اور معارف اسلامیہ کو فروغ دیا اس کا تذکرہ کسی دوسرے دور میں ملنا مشکل ہے۔ اور نہ ہی اس عہد سے زیادہ فضلاء کسی بھی ہندوستانی ادوار حکومت میں ہمیں نظر آتے ہیں۔ اس عہد کے عہد زرین کے علماء نے ہند اور بیرونی ہند بہت قدر و منزلت حاصل کی۔ انکی کتابیں، عرب، ترکی، افغانستان، ایران اور باقی بلاد اسلامیہ میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی۔ ان میں بعض تو بہت مشہور ہیں۔ جنکی کتابیں اکثر مدارس دینیہ اور جامعات اسلامیہ میں رائج ہیں۔ جیسے ابوالفضل فیضی، شیخ عبدالحق دہلوی، علامہ عبدالحق خیر آبادی مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی، شاہ ولی اللہ، قاضی میر زاہد ہروی اور قاضی محب اللہ بہاری وغیرہ۔ یہ اس عہد کے وہ علماء ہیں۔ جو متعدد علمی کتب کے مصنف ہیں۔ جنکی کتابیں تمام عربی و اسلامی دنیا میں مشہور اور متداول ہیں۔ (5)

وہ مشاہیر علماء جو اس عہد کے اہم حکومتی فرائض انجام دیتے رہے

1) علامہ قاضی محمد حسین جونپوری (1617ء)

شاہجہان کے عہد میں جونپور کے قاضی تھے۔ اور اورنگزیب کے عہد میں پہلے الہ آباد کے مدرسین میں بھی انکے خدمات قابل ستائش ہیں۔

2) الشیخ الفاضل سید عبدالجلیل واسطی بگرامی (1725ء)

اورنگزیب کے دور میں بھکر، گجرات اور سندھ میں وقائع نگاری کے منصب پر خدمات انجام دیتے رہے۔ (6)

۳) قاضی علی اکبر حسینی حنفی الہ آبادی (1678ء)

آپ کی علمی فضیلت کو دیکھ کر شاہ عالمگیر نے آپ کو لاہور کا قاضی مقرر
فتاویٰ عالمگیری کے ایک ربع کی نگرانی بھی کی۔ آئی کتابوں میں سے "فصول اکبری"
میں ایک اہم کتاب سمجھی جاتی ہے۔ جو اب تک درس نظامی میں شامل ہے۔(7)

۴) شیخ نظام الدین برہانپوری

ایک مشہور فاضل عالم دین ہونے کی وجہ سے عالمگیر نے فتاویٰ عالمگیری کے عظیم
نگران مقرر کئے۔ (8)

5) ملا محمد اکرم بن ملا محمد یحییٰ لاہوری (1682ء)

یہ ایک مشہور عالم دین اور علوم عربیہ کے جید مدرس تھے۔ جبکہ آپ شہزادہ کامگار محمد
استاد بھی تھے۔ اور فتاویٰ عالمگیری کے ایک ربع کی نگرانی بھی آپ کے سپرد تھی۔ او
فوج کے قاضی بھی رہے تھے۔

6) علامہ محمد اعلیٰ بن حامد بن صابر الحنفی العمری التھانوی

یہ علامہ عہد عالمگیر کے تھانہ بون کے قاضی اور فتاویٰ عالمگیری کے مرتب کرنے والوں
سے تھے۔ جبکہ شہزادہ اکبر بن عالمگیر کے معلم بھی تھے۔ (9)

7) رضی الدین بھاگلپوری 1685ء

جید عالم دین اور فتاویٰ عالمگیری کے مولفین میں سے تھے۔

8) محمد بن یعقوب 1687ء

محدث فقیہہ اور علوم عقلیہ کے ماہر تھے۔ مدرسہ دارالبقاء میں مدرس تھے۔ اورنگزیب
آپ کو ناظر محاکم مقرر کیا تھا۔ آپ کتابوں میں "خیر جاری شرح صحیح بخاری" کا قلمی
بھانکپور میں محفوظ ہے۔ (10)

مغلیہ دور علم پروری اور کتب خانوں کا قیام:۔ مغلیہ دور کے علم پروری تو مشہور
بالخصوص شاہ عالمگیر، شاہ جہان اور اورنگزیب عالمگیر یہ تینوں حضرات خود بھی عالم تھے۔ اور
و فضیلت کے قدردان اور مرتبت شناس بھی تھے۔ ان میں سے خصوصاً اورنگزیب کا
کردار قابل ذکر ہے۔ اس نے اشاعت و ترویج علوم عربیہ اور معارف اسلامیہ علماء اور فضلاء
کے لئے وظائف اور جاگیریں وقف کر دی تھیں۔ تاکہ علماء فکر معاش سے فارغ ہو کر علوم
اسلامیہ کی اشاعت کے لئے مکمل وقت دے سکیں۔ اس دور کے علمی معیار بڑھانے کی خاطر
سلاطین مغل نے جگہ جگہ دینی مدارس، علمی مراکز اور کتب خانے تعمیر کروائے۔

جہانگیر نے شاہی کتب خانہ کے علاوہ بابر اور ہمایوں کی طرح اپنا ذاتی کتب خانہ بھی بنایا تھا۔ جہاں بھی وہ سفر کرتے تھے۔ وہاں اس کو تحفہ میں قلمی نایاب کتابیں پیش کی جاتی تھیں۔ جو اس کے ذاتی کتب خانے کی زینت بنتی جاتی تھی۔

مغلیہ عہد کے اہم علمی اسلامی کتابیں:۔ مغلیہ دور حکومت میں تصنیف پر زیادہ کام ہوا ہے۔ تفصیلی تناظر میں وہ تمام علمی کام پیش کرنا مشکل ہوگا۔ البتہ بعض وہ اہم کتابیں جو اب تک یا تو مطبوع شکل میں ہمارے مدارس اور مکتبات میں موجود ہیں۔ یا محفوظ شکل میں مخطوطات کے مکتبات میں محفوظ ہیں۔ درج ذیل ہیں۔

1۔ علوم قرآن

1) التفسیرات الاحمدیہ تصنیف ملاجیون امیٹھوی 1717ء

یہ کتاب احکام القرآن پر بہترین کتاب ہے۔ طبع ہو چکی ہے۔ اور کسی زمانہ میں اسکو نصاب تدریس میں بھی شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

2) تفسیر سورۃ الفاتحہ تصنیف نور الحق بن عبدالحق دہلوی 1662ء

یہ کتاب اب تک مخطوطہ کی شکل میں ہے۔ (ملاحظہ ہو مخطوطات مرتبہ ایشیاء ٹک سوسائٹی آف بنگال 1910ء)

3) تفسیر زاہدی تالیف علامہ میر زاہد بن قاضی محمد اسلم ہروی 1689ء

یہ تفسیر سورۃ بنی اسرائیل سے لیکر آخر تک تفسیر ہے۔ اس کا مخطوطہ نسخہ علی گڑھ کتب خانہ میں نمبر 96 میں محفوظ ہے۔ الجداول نوریہ فی استخراج الایات القرانیہ تالیف ناصر بن حسین الحسن الحسینی

یہ کتاب عہد اورنگزیب کا مرتب کردہ ہے۔ قرآنی آیات کے معلوم کرنے کی ایک علمی عمل ہے۔ اسکا ایک مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری نمبر 1212 میں محفوظ ہے۔

4) ثواقب التنظیم فی اشارات التاویل تالیف عل اصعر بن عبدالصمد قنوجی 1727ء

اس کا مخطوطہ کتب خانہ رام پور نمبر 26 پر محفوظ ہے۔

2۔ علوم حدیث

مغلیہ عہد حکومت میں زیادہ تر زور علوم عقلیہ پر دیا گیا تھا۔ حدیث اور قرآن پر اساسی تو جہ نہیں دی گئی تھی۔ اس دور میں حدیث پر بہت کم کام ہوا ہے۔ البتہ آخری دور میں شیخ

عبدالحق محدث دہلوی اور اسکے بیٹے نور الحق دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور اسکے ...
قدر کے علاوہ باقی حضرات میں سے بہت کم لوگوں نے حدیث و قرآن پر زیادہ توجہ ...
تھی۔

3۔ علم فقہ

فقہ احناف نے ہندوستان میں صدیوں تک حکمرانی کی ہے۔ مگر تعجب تو یہ ہے۔ کہ ...
میں فقہ اسلامی پر مستقل قابل ذکر کام نظر نہیں آتا۔ البتہ وارد شدہ متون پر حواشی ...
حواشی کا کام بہت نظر آتا ہے۔

4۔ فقہ الفتاویٰ

فتاویٰ کے شکل میں اس عہد میں کچھ کام ہوا ہے جو قابل ستائش ہے۔

1) فتاویٰ مجمع البرکات مفتی ابوالبرکات دہلوی بن سلطان بن ہاشم 1116ھ میں تالیف کی گئی
اس کتاب کو مصنف نے متعدد کتابوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور پھر ہر کتاب کو کئی ابواب ...
تقسیم کیا۔ اس ایک جلد پر مشتمل کئی فتاویٰ کے نسخے ہندوستان کے کئی کتاب خانوں میں
ہیں۔ (12)

2) فتاویٰ عالمگیری "فتاویٰ ہندیہ" اس عہد زرین کی یہ قبول عام و خاص علمی کارنامہ ہے
کتاب کو ہندو بیرون ہند فقہ اسلامی کے حوالے سے بہت علمی مقام حاصل ہوا ہے۔ چھ ...
پر مشتمل ایک ضخیم کتاب ہے۔ جو شاہ اورنگزیب عالمگیر کے حکم پر ہندوستان ...
کے ہیئت اجتماعی سے تالیف کی گئی ہے۔ یہ کتاب کئی بار طبع ہو چکی ہے۔ اسلامی د...
مفتیان عظام اکثر و بیشتر اس کتاب کے حوالے دیتے ہیں۔ یہ کتاب بہت علمی ذخیرہ ہے۔
اس کتاب پر تحقیقی کام پی۔ ایچ۔ ڈی کی شکل میں انجام دیا جائے۔ تاکہ اس کتاب کے
پوشیدہ جواہر کو علمی لباس میں لوگوں کے سامنے پیش کیا جاسکے۔

5۔ اصول فقہ

دیگر علوم کی طرف اصول فقہ پر بھی زیادہ کام در آمد شدہ متون پر ہوامش اور حواشی کی
میں ہوا ہے۔ مدارس دینیہ اور جامعات اسلامیہ ک نصاب تعلیم میں داخل ہیں۔

1) نور الانوار شرح المنار: یہ کتاب ملاجیون احمد ابوسعید امیٹھوی کی تالیف ہے۔
کتاب اگرچہ ظاہراً تو ابوالبرکات النسفی الحنفی کی مشہور متن منار الانوار کی
ہے۔ لیکن حقیقت میں اصول فقہ کے میدان میں ملاجیون نے اس کتاب کی وساطت
علمی کام کیا۔ کہ کتاب کے اصلی متن کے بجائے اسکی شرح مدارس میں داخل نصاب ...

فی اصول فقہ میں جامع ترین کتاب ہے۔

...ثبوت :۔ یہ کتاب قاضی محب اللہ بہاری کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں مصنف ...اصول فقہ کو فلسفیانہ انداز میں پیش کیا ہے۔ اس کتاب کو ہند و بیرون ہند علمی دنیا میں ...بڑا مقام حاصل ہے۔ اس کتاب کے کئی شروح و حواشی لکھی گئی۔ جس میں مشہور ...حبیب اللہ قندھاری کی نقد "مغتنم الاصول فی علم الاصول" ہے۔ جو نہایت علمی اور ...نایاب ہے۔ کاش اس مخطوطے پر کوئی فاضل محقق علمی کام کرے۔ تاکہ یہ طبع ہو سکے۔

...انصاف فی بیان سبب الاختلاف :۔ شاہ ولی اللہ دہلوی کی تصنیف ہے جیسا کہ اس کے نام ...ظاہر ہے۔ شاہ صاحب نے اس کتاب میں اختلاف ائمہ کا تنقیدی جائزہ پیش کرکے فقہی ...اختلافات کے اسباب و وجوہ پر علمی اندازہ سے اصولی تنقیدی کلام کیا ہے۔ جس کو علمی حلقوں ...کافی پذیرائی ہوئی ہے۔

...علوم عقلیہ :۔ مغلیہ دور حکومت میں علوم عقلیہ پر زیادہ توجہ دی گئی تھی۔ اس عہد کے ...اہم کتابیں درج ذیل ہیں۔

...جواہر الفرد :۔ قاضی محب اللہ بہاری کی اہم علمی کتاب ہے۔ جو فلسفیانہ موضوعات کو فلسفی ...دلائل میں پیش کیا گیا ہے۔

...سلم العلوم :۔ یہ کتاب بھی قاضی محب اللہ بہاری کی بلندی پایہ اور قابل قدر مشکل ترین ...ہے۔ اس کتاب پر ہندوستان کے مختلف ادوار میں بہت شروح اور حاشیے لکھے گئے ہیں ...میں علامہ حمداللہ سندیلوی اور قاضی محمد مبارک کے شروح بہت مشہور ہیں۔ یہ متن بمعہ ...کے تمام اسلامی مدارس میں پڑھائے جاتے ہیں۔

...رسالہ رشیدیہ :۔ یہ کتاب ملا عبدالرشید جونپوری 1672ء کی تالیف ہے جو علامہ سید شریف ...جرجانی کی مشہور تالیف الشریفیہ کی مشہور شرح ہے۔ یہ کتاب فن علم مناظرہ میں اہم کتاب ...جو سید شریف کی علمی اور مشکل کتاب کو آسان بیان میں پیش کیا گیا ہے۔

...ہدیہ السعیدیہ :۔ یہ کتاب خیر آبادی خاندان سے تعلق رکھنے والے ایک عالم فضل امام کی ...ہے۔ اس کتاب میں قدیم فلسفی مضامین کو آسان عربی زبان میں نہایت پسندیدہ اسلوب ...میں پیش کیا گیا ہے۔ کاش یہ کتاب مدارس کے نصاب میں داخل کیا جائے۔

حواشی

1) (ا) صباح الدین عبدالرحمٰن، ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کے تمدنی کارنامے،
1963ء ص : 217.......
(ب) ابوالحسنات ندوی، ہندوستان کے قدیم اسلامی درسگاہیں امرتسر
(پ) محمد کاظم - عالمگیر نامی صفحہ 108
2) (ا) اردو دائرہ المعارف الاسلامیہ لاہور 1984ء جلد دوم ص : 92
(ب) الثقافۃ الاسلامیہ فی الھند ص : 110-111
(پ) مسلمان حکمرانوں کے تمدنی کارنامے ص : 227
3) مولانا شبلی، رسائل شبلی مطبع علی گڑھ ص : 264
4) (ا) دیکھئے حوالہ نمبر 1- ب ص : 20
(ب) عبدالحئی حسنی، نزہتہ الخواطر ج 5 ص : 43
(پ) غلام علی آزاد بلگرامی :- معاصر الگرام طبع آگرہ 1910ء
5) (ا) دیکھئے حوالہ نمبر 4 - ب
(ب) تذکرہ علماء ہند ص : 537
6) غلام علی آزاد بلگرامی سبحۃ المرجان فی اثار ہندوستان۔ مخطوط کتب خانہ پنجاب
ص : 13- ب
7) دیکھئے حوالہ نمبر 4- ب ص : 282 - 281
8) سید صباح الدین بزم تیموریہ طبع اعظم گڑھ 1347ھ ص : 238
9) نزھۃ الخواطر ج : 6 ص : 423
10) ایضاً ج : 5 ص : 429، 440
11) (ا) محمد ساقی مستعد خاں، معاصر عالمگیری ص : 272 و بعد
(ب) دیکھئے حوالہ نمبر 8 ص : 223
(پ) نبی بخش سندیلوی، وقائع عالمگیری۔ آلہ آباد 1929ء ص : 81، 90
12) دیکھئے حوالہ نمبر 2 - ب ص : 108

فہرست کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن۔

۱) فہرست عربی مخطوطات کتب خانہ انڈیا آفس جلد دوم۔

۵) مفتاح الکنوز فہرست عربی مخطوطات بانکیپور مرتبہ عبدالحمید۔

۸) فہرست کتب خانہ رام پور نمبر 515۔

ہر قسم چپس خریدنے کے لئے
باعتماد فیکٹری
مساجد اور دینی مدارس کے لئے
خصوصی رعایت
شریف اینڈ کو سٹون چپس فیکٹری جی ٹی روڈ جہانگیرہ تحصیل ضلع نوشہرہ

حدیث میں کذب بیانی کی شناعت

ادارہ

عن ربعي بن خراش انه سمع عليا رضي الله عنه يخطب يقول قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لاتكذبوا علي فانه من يكذب علي
يلج النار
مسلم/

ترجمہ:۔ ربعی بن حراش سے مروی ہے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے
ہوئے سنا وہ فرما رہے تھے کہ آقائے مدار صلی اللہ نے ارشاد فرمایا۔ میرے اوپر جھوٹ نہ
باندھو۔ بے شک جو کوئی میری طرف جھوٹ کی نسبت کریگا وہ جہنم میں جائے گا۔
جھوٹ عام معاشرہ میں قبیح جرم تصور ہوتا ہے۔ کوئی عقلمند اور سنجیدہ شخص اس کو پسند
نہیں کرتا۔ جھوٹ بولنے کی عادت منافقین کی تھی۔ بلکہ معاشرہ میں یہ ان کی نشانی
تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرنا قبیح ترین جرم ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہ ہو۔ کوئی شخص کسی دنیوی منفعت، تعصب
احتیاطی کی وجہ سے ایسی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنے کی
کرنے تو بعض علماء کے نزدیک موجب کفر ہے لیکن جمہور علماء کے نزدیک موجب
ونے کے باوجود گناہ کبیرہ سے کم نہیں۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول اللہ
لیہ وسلم نے ایسے شخص کے لئے سخت ترین سزا تجویز فرمائی۔ چنانچہ حضرت ملا علی
لکامل لابن عدی" کے حوالہ سے نقل کرکے فرماتے ہیں۔ کہ "بنی لیث" کا ایک قبیلہ
ہ سے چند میل کے فاصلہ پر رہ رہا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں ایک شخص نے اس قبیلہ
ت کو نکاح کا پیغام دیا۔ لیکن اس کو کامیابی نہیں ہوئی۔ ایک دن یہ شخص اس قبیلہ
میں پہنچا اور کہا۔ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ جبہ پہنا کر تمہارے
ہے۔ اور مجھے تمہارے خون اور مال کے فیصلہ کرنے کا حق دیا ہے۔ بعض روایات
ہ اس شخص نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے تمہاری عورتوں کے بارے
وں فیصلہ کرنے کا حق دیا ہے۔ قبیلہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سوب پیغام کی رعایت کرتے ہوئے اس کو قیام کرنے کی اجازت دی۔ اور ر

Scanned with CamScanner

[illegible] علیہ کے پاس آیا [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] علیہ وسلم نے مجھے تمہاری [illegible]
[illegible] شخص، اگر آپ کا نمائندہ ہو [illegible]
اگر آپ کا نمائندہ نہ ہو تو پھر [illegible]
[illegible] روایت میں ہے

"فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبعث رجلا من الانصار وقال اذهب فاقتله ثم احرقه بالنار"

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ یہ سن کر غصہ ہوئے۔ اور انصار کے ایک شخص کو بھیج کر فرمایا۔ جاؤ اس کو قتل کرو اور پھر میں آگ جلا دو۔

لیکن نمائندے پہنچنے سے قبل وہ شخص مر چکا تھا۔ اور دفن کیا ہوا تھا۔ چنانچہ اس کی لاش نکالی گئی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس شخص کو آگ میں جلا دیا گیا۔ (الموضوعات الکبری (18 ۔ 19)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب جھوٹ آپ کو کتنا سخت ناگوار تھا۔ چنانچہ خلفاء راشدینؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عمر حدیث بیان کرتے وقت حد درجہ احتیاط برتتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بارے مشہور ہے کئی ماہ گذر جاتے تھے اور یہ کبھی نہیں فرماتے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اور اگر کبھی کہنا ہوا۔ تو عجیب کیفیت طاری ہو جاتی تھی (الیضاح المسلم /114) یہی وجہ ہے حدیث بیان کرتے وقت فراغت ذمہ کے لئے "اوکما قال علیہ الصلوۃ والسلام" کا کہنا زیادہ مناسب ہے حدیث میں کذب بیان کی عام صورت تو اپنی طرف سے حدیث گھڑنا ہے۔ لیکن کسی حدیث میں تاویل کرکے خود ساختہ نظریئے کا تابع بنانا بھی کذب بیانی کے مترادف ہے۔ اس لئے حدیث کے مطالعہ کے بعد نتیجہ کے طور پر اگر کوئی نظریہ بن جائے۔ تو وہ مستحسن ہے۔ بشرطیکہ مطالعہ اصول حدیث کے مطابق ہو۔ لیکن اگر ذاتی منفعت یا کسی تعصب کے دائرہ میں بند ہو کر کسی خود ساختہ نظریہ کے لئے روایات کا سہارا لیا تو یہ کسی مسلمان کا شیوہ نہیں۔ خاص کر جہاں کہیں استدلال میں دور کا واسطہ بھی نہ ہو۔

قرآنی اصطلاحات اور علم الاجنہ

پشاور

قبل انسان کی پیدائش کے بارے میں سائنس دانوں کے

۱۹ ویں صدی سے

نظریات تھے مائکرو سکوپ کی ایجاد سے قبل کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ انسان مراحل میں بنتا۔ بلکہ مرد کے نطفے میں ایک چھوٹا سا بنا بنایا انسان موجود ہوتا ہے اور اس میں کوئی کردار نہیں ہے جبکہ ایک دوسرے گروہ نے عورت کے بیضے میں ایک مکمل انسان موجود ہونے کا دعویٰ کیا اور مرد کے کردار کو خارج از امکان قرار دیا۔ (1)

قرآن کریم نے سینکڑوں سال قبل ان مفروضات کو لغو قرار دیا ہے اور انسان کی پیدائش میں مرد و عورت دونوں کے برابر کردار کا ذکر کیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

یا ایھا الناس انا خلقنکم من ذکر وانثٰی (2)

ترجمہ:۔ اے لوگوں ہم نے تمہیں مرد و عورت (دونوں) سے پیدا کیا۔

مائکروسکوپ کی ایجاد کے بعد جب اس حقیقت کا انکشاف ہوا کہ بچہ رحم مادر میں مراحل میں بنتا ہے اور یہ کہ یہ جنین (EMBRYO) ماں کے پیٹ میں آئے دن اپنی شکل تبدیل کرتا رہتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ ایک مرحلے کو دوسری سے الگ کیا جائے اور اس کے لئے ایک الگ اصطلاح وضع کی جائے۔ تاکہ مختلف مراحل کا آپس میں خلط ملط ہونے کا امکان نہ رہے لہٰذا بیسویں صدی میں علم الاجنہ EMBRYOLOGY کی موجودہ اصطلاحات وضع کی گئیں اصطلاحات وضع کرنے کے لئے درج ذیل اصول کا خیال رکھنا ضروری قرار دیا گیا۔

1۔ اصطلاح جامع اور مکمل ہو۔

2۔ جنین (EMBRYO) میں واقع ہونے والی تبدیلی اور اس کے لئے وضع کردہ اصطلاح میں مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہو۔

3۔ پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر اصطلاح صرف ایک مخصوص مرحلے کی نشاندہی کرے۔ (3)

Scanned with CamScanner

پ کریم نے چودہ سو سال قبل اس اہم سائنسی حقیقت کی نشاندہی کر دی تھی کہ انسان ماں
پیٹ میں مختلف مراحل میں بنتا ہے ارشاد خداوندی ہے۔

لقکم فی بطون امھاتکم خلقا" من بعد خلق فی ظلمت ثلث (۹)

: وہ (اللہ) تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت پر تین
ھیروں میں بناتا ہے۔

ک اور جگہ ارشاد ربانی ہے۔

کم لاترجون للہ وقارا وقد خلقکم اطوارا (5)

: تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اللہ کی عظمت کا خیال نہیں رکھتے۔ حالانکہ اس نے تمہیں کئی
ح سے بنایا ہے۔

رین قرآن نے خلقا من بعد خلق سے جنین (EMBRYO) کا نطفہ، علقہ مضغہ
و کا مختلف مراحل میں تبدیل ہونا مراد لیا ہے۔ (6)

ار طور کی جمع ہے اور اس کے معنی ہیں:

حد بین الشیئین۔ (7)

نی دو چیزوں کو جدا کرنے والی حد یعنی مرحلہ

م مادر میں انسان کی تخلیق کا ہر مرحلہ چونکہ مخصوص خصوصیات کا حامل ہوتا ہے اس لئے
آن نے ہر مرحلے کے لئے اس کی مناسبت سے الگ الگ ایسی جامع اصطلاحیں مقرر کیں
ں میں اس مرحلے کی تمام خصوصیات اور اس کے لئے وضع کردہ اصطلاح کے درمیان مکمل
آہنگی پائی جاتی ہے۔

شاد ربانی ہے۔

جعلنہ نطفتہ فی قرار مکین
خلقنا النطفتہ علقتہ نخلقنا العلقتہ
ضغتہ نخلقنا المضغتہ عظاما" فکونا العظام
حما" ثما انشانہ خلقا" آخر فتبارک اللہ احسن الخلقین۔ (8)

رجمہ۔ پھر ہم نے اسے حفاظت کی جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا۔ پھر ہم نے نطفہ کا لوتھڑا بنایا۔
پھر ہم نے لوتھڑے سے گوشت کی بوٹی بنائی پھر ہم نے اس بوٹی سے ہڈیاں بنائیں پھر ہم نے

ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے ایک نئی صورت میں بنایا سو اللہ بڑی برکت والا
بنانے والا ہے۔
ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔
یا ایھا الناس ان کنتم فی ریب من البعث فانا خلقنکم من تراب ثم
من نطفۃ ثم من علقۃ ثم من مضغۃ مخلقۃ وغیر مخلقۃ لنبین لکم و
نقر فی ارحام مانشاء الی اجل مسمی ثم نخرجکم طفلا ثم لتبلغوا
اشدکم (9)
ترجمہ۔ اے لوگو! اگر تمہیں دوبارہ زندہ ہونے میں شک ہے تو ہم نے تمہیں مٹی سے
پھر قطرہ سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر گوشت کی بوٹی نقشہ بنی ہوئی اور بغیر نقشہ بنی
سے بنایا تاکہ ہم تمہارے سامنے ظاہر کر دیں اور رحم میں جس کو چاہتے ہیں ایک مدت
تک ٹھہراتے ہیں پھر ہم تمہیں بچہ بنا کر باہر لاتے ہیں پھر تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ۔
ان دو آیات میں جنین (EMBRYO) کے مختلف مراحل اور ان کے لئے استعمال ہونے
والے اصطلاحات کا ذکر کیا گیا ہے جو درج ذیل ہیں۔
1۔ نطفہ (i) نطفتہ الامشاج
2۔ قرار مکین (رحم) (3) علقتہ (4) مضغہ (i) مخلقتہ (ii) غیر مخلقتہ (5) مرحلتہ العظام
الکساء باللحم (7) الانشاء
1۔ نطفتہ۔ یہ لفظ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
ا۔ نطفہ بمعنی ایک قطرہ کے۔ اس کی مثال حضرت ابوھریرہ (رضی اللہ عنہ) کی روایت
حدیث سے ملتی ہے جس میں رسول اللہ صلعم کے سر مبارک سے پانی کے قطرے گرنے کے
لئے ینطف کا لفظ استعمال کیا گیا ہے (10) اسی طرح حضرت انس (رضی) کی روایت میں
تنطف کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ (11)
ینطف اور تنطف نطفتہ کا فعل حال ہے پانی کے چند قطرے جب گر جائیں تو اس
کے لئے نطف الماء کا جملہ استعمال ہوتا ہے۔
۲۔ نطفہ کے دوسرے معنی پانی کی قلیل مقدار کے ہیں۔
اکثر مفسرین قران نے بھی نطفہ سے پانی کی قلیل مقدار مراد لیا ہے۔

Scanned with CamScanner

انسان کی تخلیق نطفہ کے ایک نہایت ہی معمولی مقدار سے ہوئی ہے اس کے لئے نطفہ کا
اس کے لئے نہایت موزوں ہے۔

نطفۃ الامشاج: جب مرد کا نطفہ اور عورت کا نطفہ آپس میں مل جائیں تو اس کو مخلوط
کے لئے اللہ تعالیٰ نے نطفہ الامشاج کا لفظ استعمال کیا ہے (12) یہ مخلوط نطفہ نہایت ہی
معمولی قطرہ ہوتا ہے جو صرف مائیکرو سکوپ کے ذریعے دیکھا جا سکتا ہے۔

قرار مکین (رحم) رحم مادر کے لئے قرآن نے قرار مکین کے الفاظ استعمال کئے ہیں یہ
الفاظ اتنے جامع ہیں کہ کسی دوسری زبان میں اس کی جامعیت کا احاطہ کرنا مشکل ہے
کے معنی ہے کسی جگہ اطمینان سے متمکن ہونا یا رہنا پانی کا کسی جگہ جمع ہونا یا ٹھہرنا
وغیرہ۔ (13)

رحم میں قرار پاتا ہے اور رحم ہی میں اس سے جنین بننا شروع ہو جاتا ہے جنین
(EMBRYO) کے لئے رحم ایک محفوظ ترین مقام ہے جو اس کو ہر طرح حفاظت مہیا کرتا ہے
لئے رحم پر قرار مکین کا لفظ صادق آتا ہے۔ (14)

علقة: علقہ کا لفظ تعلق سے ماخوذ ہے جس کے درج ذیل معنی ہیں۔

لٹکنا یا چمٹ جانا

منجمد خون کا ایک ٹکڑا

جونک (LEECH) جو پانی میں رہتی ہے اور جانوروں کا خون چوس کر زندگی گزارتی ہے۔

(15)

مردانہ اور زنانہ نطفوں کے ملاپ کے بعد یہ مخلوط نطفہ رحم مادر میں اتر کر اس کی دیوار کے
ساتھ چمٹ جاتا ہے اس دوران اس کی شکل جونک سے مشابہ ہوتی ہے علقہ کی اصطلاح نطفہ
کا رحم کے ساتھ چمٹنا اور پھر جونک کی شکل اختیار کرنے کی صحیح عکاسی کرتی ہے۔ (16)

مضغہ: علقہ کے بعد مضغہ کا مرحلہ آتا ہے۔

مضغہ کے حروف اصلی م ض غ ہیں۔ اور اس کے تین معنی ہیں۔

1۔ کوئی ایسی چیز جس کو دانتوں سے چبایا جائے اور اس پر دانتوں کی نشانات پڑ جائیں۔ (17)

2۔ لغت میں مضغہ الامور سے مراد معمولی اور چھوٹا سا کام یا چیز ہے۔ (18)

3۔ گوشت کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا جس کو چبایا جا سکے۔ (19)

اس مرحلے پر جنین کی شکل بالکل ایک ایسی چیز کی طرح ہوتی ہے جس کو دانتوں
سے چبایا گیا ہو اس لئے معنی نمبر ایک اس مرحلے کی صحیح ترجمانی کرتا ہے۔
اس مرحلے پر انسانی اعضاء کے نقش و نگار ابھر آتے ہیں جس کو قرآن نے مضغہ مخلقہ (نقش
و نگار بنا ہوا) اور بعض اوقات اعضاء کا نقشہ بنے بغیر نامکمل گوشت کی بوٹی کی شکل میں
ہو کر گر جاتی ہے۔ جس کے لئے قرآن نے مضغہ غیر مخلقہ (بغیر نقشہ بنا ہوا) کے الفاظ
استعمال کئے ہیں۔ (20)

۵۔ مرحلۃ العظام: مضغہ کے بعد جو مرحلہ ہوتا ہے وہ ہڈیوں کی بناوٹ کا ہوتا ہے یہ مرحلہ
حمل کے بعد 25 سے 40 ویں دن کے درمیان کے عرصے پر محیط ہوتا ہے ابتداء میں
کے ڈھانچے کے صرف ابھار نظر آتے ہیں پھر اس میں کسری ہڈی (CARTILAGE) بنا
ہو جاتی ہے جو بعد میں پختہ ہڈیوں کی شکل اختیار کر لیتی ہے اس کے ساتھ ساتھ جنین
EMBRYO کی شکل میں بھی تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ (21)

۶۔ الکساء باللحم: ہڈیوں کے بننے کے عمل کے ساتھ ساتھ ان پر گوشت بھی چڑھنا شروع ہو
جاتا ہے اور یہ عمل تقریباً ۴۰ دنوں میں مکمل ہو جاتا ہے (22) اس کے بعد جنین کی
شکل انسانی شکل سے مشابہت پیدا کر لیتی ہے اور آٹھویں ہفتے کے اختتام تک ہڈیوں کے
اردگرد مکمل طور پر گوشت جمع ہو جاتا ہے (23) اس کے بعد جنین کے لئے طبی اصطلاح میں
فیٹس (FETUS) کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ (24)

۷۔ نشاء کا مرحلہ۔ یہ مرحلہ ۱۲ ویں ہفتے کے اختتام پر شروع ہو جاتا ہے جن جنین کے
تمام اعضاء مکمل طور پر بن چکے ہوتے ہیں اور اب جنین ایک مکمل انسانی شکل اختیار کر
لیتا ہے یہی وہ مرحلہ ہے جب اللہ تعالیٰ انسانی جنین کو باقی تمام حیوانات سے ممتاز کر کے
ایک مکمل انسانی شکل دے دیتا ہے تمام اعضاء کی بناوٹ مکمل ہو جاتی ہے اور بچہ ماں کے
پیٹ میں حرکت شروع کر دیتا ہے یہ انسانی تخلیق کا آخری مرحلہ ہوتا ہے اس کے بعد بچہ اس
دنیا میں آ کر ایک نئی زندگی کا آغاز کر دیتا ہے۔ (25)

حوالہ جات

دیکھئے Foundation of Emprology PP3-7

13 :

a: Description of the first stage of human development PP 1-3
b: The Mericaulous aspects of Quranic terms PP : 8-9

الزمر : 6

نوح : 14

الف : تفسیر فی ظلال القرآن' سورہ نوح : 14 - ب: تفہیم القرآن ایضاً -

تفسیر عثمانی ریضا"

(7) تاج العروس زیر لفظ "طور"

(8) المومنون : 13' 14

(9) الحج : 5

(10) الف : فتح الباری شرح صحیح البخاری 2 : 121- ب: مسند احمد 3:166

(11) الف : لسان العرب بذیل مادۃ نطف- ب: تاج العروس بذیلا مادہ نطف-

(12) الزمر : 2

(13) الف : تاج العروس بذیل مادہ قدر- ب: لسان العرب بذیل مادہ قرر

(14) The meraculous aspects of Qranic Terms PP: 8-9

i) The Developing human PP: 5 6-
ii) Description of 2nd and 3rd stage of human development PP: 2-3

(15) الف : جمہرۃ الغة بذیل مادہ علق- ب: المفردات فی غریب القرآن' بذیل مادہ علق

(16)

(17) معجم مقائیس الغۃ تحت اللفظ مضع

(18) الف: لسان العرب بذیل مادہ مضغ۔ ب: تاج العروس زیر لفظ

(19) فتح القدیر 3 : 436

(20) نظم الدرر 13' 116 تفسیر القرطبی 12:6' تفسیر ابن عربی
الکشاف 5:22

(21)
Medical Embryology PP: 42, 43, 90
The stages of human development before birth PP: 410

(22)
Clinical Embryology PP 67 - 72
Embryiogy and human development in the first 40 days - PP 2

(23)
i. the Developing human PP 30 - 33
ii. Medical Embryology PP: 19 - 30

Clinical Embryology PP: 59 - 76

(24) انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا زیر عنوانات "امبریو" و "فیٹس"

(25)

تدریجی تربیت

...سے ہی انسانوں کے بننے اور انسانیت اور آدمیت کے پہنچنے کے لئے اصل چیز تربیت
...تربیت تدریج کو چاہتی ہے۔ بلکہ تقریباً ہر چیز اپنے کمال تک پہنچنے کے لئے مدارج کی
...کھیتی، باغ، جانور، انسان بھی طبعی طور پر تدریج کا محتاج ہے۔ ایسا ممکن نہیں کہ آج
...کل اس کے کٹنے کا بندوبست کیا جائے آج آم کا درخت لگایا اور کل پھل کے منتظر
...آج بچہ لے کر آئے اور فرمایا کہ جناب میرے بڑھاپے کی اولاد ہے بڑا ذہین فطین ہے
...کو پہلے دن ہی ایم اے میں داخلہ دے دیں۔ یا آج پاسنگ آوٹ پریڈ سے فارغ ہوا اور
...سے چیف آف آرمی شاف لگا دیں۔ اسی طرح قدرت کا قانون بھی تدریج چاہتا ہے۔

...سفر باید تا پختہ شود خامے
...تھوڑا سفر کر کے کچا پکا ہوتا ہے

...ینظر الانسان الی طعامه (عبس نمبر ۲۴)
...انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے کہ ہم نے عجیب طور پر پانی برسایا۔ پھر
...طور پر زمین کو پھاڑا۔ (سورہ عبس نمبر ۲۴ تا ۳۲)

...زرع اخرج شطئه فازره فاستغلظ فاستوی علی سوقه
...نے اپنی سوئی نکالی پھر اس کو قوی کیا پھر اور بڑھ کر موٹی ہوئی پھر اپنے تنہ پر سیدھی
...ہو گئی۔ (الفتح نمبر ۲۹)

...خلقکم من ضعف ثم جعل من بعد ضعف قوۃ ثم جعل من بعد قوۃ
...ضعفا" و شیبا" (روم ۵۴)
...وہی قادر مطلق ہے جس نے تم کو ابتداء" کمزور حالت میں پیدا کیا پھر کمزوری کے بعد
...عطا کی۔

...نوزائیدہ بچہ اتنا ضعیف، بے بس اور ناتواں ہوتا ہے اگر اس وقت بڑوں کی نگہداشت نہ ہو۔ تو
...بچہ کے ضائع ہونے کے امکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں یہی کمزور انسان جب مربیانہ ہاتھوں
...سے گزر جاتا ہے نوزائیدگی، شیر خوارگی، بچپن، لڑکپن سے ہوتا ہوا جوانی کو پہنچتا ہے تو اپنی
...گزشتہ منزلیں بھول جاتا ہے اور بڑا اینٹھ کر زمین پر چلتا ہے اور کسی کو خاطر میں نہیں
...لاتا بہرحال تربیت تدریج کو چاہتی ہے اس طرح اسلام کوئی ایسی مشین نہیں کہ ادھر سے ایک

فاسق فاجر ڈاکو ادھر سے ولی اللہ بن کر نکل آیا ہے لیکن تو ...
ہیں۔ لیکن ایک تائب کو بھی پلٹ کر متقی اور صالح بننے کے لئے ...
اور صحیح رخ پر پڑنے کے لئے ایک ماحول باقاعدہ محنت' قربانی اور ...
ضروری ہے صحیح اور مکمل تربیت چاہیئے حتیٰ کہ جو لوگ نبی ؐ کی صحبت ...
اور جن کو فتح مکہ کے بعد دو ڈھائی سال ملے ان کی تربیت میں برابری نہیں ...
کی معمولی صحبت ملی اور بالکل آخری زمانے میں مسلمان ہوئے وہ اور ...

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل (الخ))

نہیں برابر ہو سکتے جنھوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ کیا اور لڑے اللہ کی راہ ...
ہوئے۔ (حدید نمبر10)

اس آخری امت کی پوری اصلاح و تربیت اور پوری کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ ...
عطا فرمایا۔ ادخلو فی السلم کافة ولا تتبعوا خطوات الشیطٰن ...
نمبر ۲۰۸)

اے ایمان والو! داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے کے پورے اور مت چلو شیطان کے ...
پر

اور پورا اسلام عقائد' ایمانیات' عبادات' اخلاق' معاشرت' معاملات' معیشت' ...
سے مرکب ہے۔ نماز' روزہ' حج وغیرہ اسلام کے اہم اور ضروری ارکان ہیں ...
ساتھ ساتھ دیگر معاملات وغیرہ اسلام کے مطابق ہونا بھی بہت ضروری ہیں تاکہ ...
پر اچھی طرح عمل ہو جائے صرف عبادات ادا کرنا اور معاملات مرضی کے مطابق ...
سوچ نہیں۔ لیکن اسلام چونکہ آخری اور مکمل شریعت اور ایک ناقابل تنسیخ ضابطہ ...
اور ساری دنیا کے لئے سارے زمانوں کے لئے اور سارے ہی انسانوں کے لئے ...
بہت وسیع ہے اس کا ایک ایک جزء بہت عظیم اور بھاری بھر کم ہے اس لئے ...
ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ الجھن میں ہیں کہ وہ کسی جزء کو پکڑ لیتے ہیں اسی کو ...
ہیں۔ حالانکہ دنیا کی کسی چیز میں اجزاء پر اکتفا نہیں کرتے ماں چاہتی ہے میری گود ...
کان کٹے' نابینے یا اپاہج بچے کو پسند نہیں کرتی مکان کے لئے دو گاڈر خرید کر کوئی ...
بس مکان بن گیا گاڑی کے چار ٹائر خرید کر کوئی نہیں کہتا بس گاڑی آ گئی اب سفر ...
اگر تیل کی نالی میں کچرا آ جائے تو اس سے بھی گاڑی نہیں چلتی سب کچھ ہو صرف ...

گاڑی نہیں چل سکتی اس طرح اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے صرف عبادات مکمل اسلام نہیں صرف اخلاقیات پورا اسلام نہیں جتنا کل بڑا اتنی اس کے اجزاء بڑے ہوتے ہیں۔ ہاتھی اگر بڑا مضبوط اور موٹا ہے تو اس کے تمام اعضاء و اجزاء بھی مضبوط اور موٹے ہیں ایک چھوٹی چیونٹی کے طرح اس کی اعضاء بھی نحیف اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ اجزاء دین کی عظمت کی مثال مثلاً" ایک مریض کی عیادت ہی کریں صبح سے شام تک ستر ہزار فرشتے اسکے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں ایک دفعہ سبحان اللہ کہنا اجر کے اعتبار سے حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام کی حکومت سے بہتر ہے۔ جب ایک جزء کا یہ عالم ہے تو عامتہ الناس یہ سمجھتے ہیں بس یہی سارا دین ہے یہ نہیں سوچتے کہ کامیابی کل میں ہے جزء میں نہیں جس کا جزو اتنا بڑا ہے اس کا کل کتنا ہو گا اور جزء کتنا بڑا کیوں نہ ہو کل کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور پوری کامیابی کل میں ہے۔ جزء میں نہیں۔ اب تو ہر ڈاکٹر صاحب فیس لیتا ہے اگر صرف اللہ کے لئے تشخیص کریں پھر بھی پورا دین نہیں۔ ڈاکیہ تنخواہ لیتا ہے اگر مفت ڈاک تقسیم کرے جب بھی پورا دین نہیں جیسے ماں پورا بچہ چاہتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی ہم سے پورے دین پر چلنے کا مطالبہ کرتا ہے مکان پورا چاہیئے۔ ایسے ہی دین بھی پورا چاہیے۔ جزو کل میں ہے کل جزء میں نہیں۔ اگر ہم کل کا ارادہ کریں گے تو اس کے سارے اجزاء اس میں آ جائیں گے اور پورے دین پر چلنے کے لئے استعداد کی ضرورت ہے اور یہ استعداد محنت اور تربیت سے پیدا ہو گی۔

دہشت گردی کے "اڈوں" پر توپ چلانے

صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی

موقر روزنامہ "نوائے وقت" کی اشاعت 18 اپریل میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ "حکومت کے ایماء پر یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے ذریعے تمام یونیورسٹیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایسے طالب علم کو اعلیٰ تعلیم کے لئے داخلہ نہ دیں جو دینی مدارس کے تشکیل شدہ کسی بورڈ کا سند یافتہ ہو۔ اس نوٹیفکیشن کے مطابق دینی مدارس کی سند شہادت العالمیہ کو ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کے مساوی تسلیم نہ کرے"۔

حکومت کے اس انتہائی ناروا اور مکروہ فیصلے کی کوئی وجہ سمجھ نہیں آرہی کہ ایسا کیوں کیا گیا جو ممکنہ وجوہ سمجھ میں آسکتی ہیں وہ یہ ہیں۔

1۔ حکومت کے متواتر اعلانات اور بیانات کہ ہم پاکستان کو بنیاد پرستوں کا گڑھ نہیں بننے دیں گے' اور دینی مدارس دہشت گردی کے اڈے ہیں۔ شاید اس بناء پر یہ فیصلہ کیا گیا۔

2۔ دینی تعلیمی کے معیار کا مسئلہ یعنی شہادت العالمیہ کی سند رکھنے والے علماء تعلیمی اعتبار سے وہ اہلیت نہیں رکھتے جو ایم اے اسلامیات اور ایم اے عربی والوں کی ہوتی ہے۔ شہادت العالمیہ کی سند تسلیم نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے۔

3۔ چونکہ یہ فیصلہ جنرل ضیاء الحق کے دور میں (1/ نومبر 1982ء) ہوا تھا اور موجودہ حکومت ضیاء دور کی ہر علامت نشانی حکم اور فیصلے کو مٹانے پر تلی ہوئی ہے۔ فیصلہ شاید اسی پس منظر میں کیا گیا ہے۔

جہاں تک پہلی وجہ کا تعلق ہے تو وہ اس لئے قابل فہم ہے کہ حکومت کا معیار تہذیب و تمدن اور مدار عقیدہ و اصول چونکہ اللہ و رسول ﷺ نہیں بلکہ مغرب ہے' حق صرف وہی ہے جسے مغرب حق سمجھے اور باطل وہ ہے جسے مغرب ٹھکرا دے' اچھی قدر وہی ہے جس پر مغرب کی مہر لگی ہوئی ہو اور بری روایت وہ ہے جس پر یورپ کا ٹھپہ نہ ہو' چونکہ "بنیاد پرستی" کے لفظ سے یورپ اور امریکہ کو آج کل خاص طور سے سخت کھجلی مچتی ہے۔ اس لئے ہماری حکومت کو بھی اس لفظ سے بہت الرجی ہے' اور یہ کہ دینی مدارس دہشت گردی کے اڈے ہیں۔ یہ بات حقائق کی میزان میں تو کوئی وزن نہیں رکھتی' اور نہ واقعات کے تناظر میں درست ثابت ہوئی ہے۔ تاہم مغرب اور امریکہ چونکہ بنیاد پرستی اور دہشت گردی کو ہم

وہاں [illegible] ان کے [illegible]

[illegible] مغرب کے [illegible]

[illegible] دینی مدارس کے [illegible]

[illegible] تعلیم کے [illegible]

[illegible]

[illegible] مغرب والوں نے [illegible]

[illegible] مطالبات طے کرنے کے لیے [illegible] اسلام [illegible]

[illegible] نہیں وجود نہیں [illegible] مغرب کے [illegible]

[illegible] کی آزادی و استقلال اور خود مختاری اور [illegible]

[illegible]

[illegible] ان یونیورسٹیوں اور کالجوں پر پولیس کے چھاپے پڑتے ہیں اور [illegible]
[illegible] مگر آج تک کسی دینی مدرسے (فی الواقع جو دینی مدرسہ ہو حکومت خواہ مخواہ کسی [illegible]
[illegible] کرا کے دینی مدرسے کا نام نہ دے) وابستہ گروہوں کے کوئی [illegible] اور تخریب کاری
[illegible] برآمد نہیں ہوئے۔

دوسری بات جو اس فیصلے کو جواز فراہم کر سکتی ہے وہ یہ کہ مدارس کے فارغ التحصیل حضرات تعلیمی معیار نہیں رکھتے جو ایم اے اسلامیات / عربی کے لیے ضروری ہے تو یہ مسئلہ خالصتاً فنی اور علمی ہے۔ اس میں کسی نوع کی سیاست کا دخل نہیں ہونا چاہیے۔ ظاہر ہے مدارس عربیہ کے مختلف امتحانی بورڈز ہیں۔ ان کا ایک اپنا نظام ہے اور الگ الگ ادارے ہیں مثلاً وفاق المدارس، تنظیم المدارس، رابطۃ المدارس وغیرہ ان کے تحت سالانہ امتحانات ہوتے ہیں اور آخر میں جاکر شہادت العالمیہ کی سند جاری کی جاتی ہے اور اسی سند کو ایم اے (اسلامیات۔ عربی) کے مساوی قرار دیا گیا اور اسی بنیاد پر بعض علماء کو تعلیمی اداروں میں ملازمتیں ملیں اور مزید کو اعلیٰ تعلیم (پی ایچ ڈی وغیرہ) کی سہولت اور اجازت دی گئی، اس کے لیے مناسب اور موزوں یہ ہے کہ مدارس کے تعلیمی معیار کی چھان بین کی جائے، امتحانات کا نظام درست کیا جائے، نہ یہ کہ سہولت واپس لی جائے، ویسے کالجوں اور جامعات کے علوم اسلامیہ اور عربی میں ایم اے کرنے والے حضرات سے ان دونوں مضامین میں مدارس کے فارغ التحصیل علماء کا معیار عمومی طور پر بلند اور بہتر ہوتا ہے۔ البتہ دونوں طرف سے کچھ اصحاب اس سے مستثنیٰ ہیں۔ 82ء سے اب تک متعدد علماء نے اسی سہولت کی بنیاد پر

جامعہ پنجاب' جامشورو یونیورسٹی' جامعہ کراچی اور گومل یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگر
کی' اور اس وقت بھی کئی علماء کے پی ایچ ڈی کے مقالے زیر ترتیب ہیں۔ یہ بھی
بات کا ثبوت ہے کہ ان لوگوں میں وہ اہلیت موجود ہے جو ایم اے کے لئے مطلو
ایچ ڈی کرنے کے لئے ضروری ہے بناء بریں اس فیصلے کو اس تناظر میں دیکھ
جائے۔

جس دن یہ خبر شائع ہوئی ہے اسی روز صدر مملکت کا ایک خطاب بھی چھپا ہے جو انہ
مردان کے فضل حق کالج میں کیا کہ "روٹی کپڑا اور مکان سے بھی بڑھ کر عوام کو ت
ضرورت ہے" نیز "مذہب ہمیں علم سیکھنے اور سکھانے کا درس دیتا ہے" یعنی ایک
تعلیمی رغبت پیدا کرنے کا یہ عالم ہے اور دوسری طرف علم کے فروغ کے راستے
رکاوٹ ایک معمہ پیدا کرنے والی بات ہے اور ساتھ ہی یہ کہ مذہب علم سیکھنے اور سکھ
درس دیتا ہے۔ لیکن مذہبی تعلیم ارباب حکومت کی نظر میں ایک فالتو چیز ہے۔ جسے و
کرنے کو تیار نہیں۔

جہاں تک تیسری وجہ کا تعلق ہے یعنی ضیاء الحق کے عہد کا ہر فیصلہ موجودہ حکومت کی
کانٹا بن کر کھٹکتا ہے' تو یہ وجہ الخاص لوگوں کو بڑی خوشی بلکہ گرمجوشی سے قبول کیا جاسک
تو ایک بے ضرر سے دینی اور تعلیمی فیصلے پر اس قدر ردعمل کیوں کر مناسب کہا جاسکتا ہے
کسی کو معلوم نہیں کہ قومی اسمبلی کے سپیکر کون ہیں؟ گورنر پنجاب کس کے دس را
رہے ہیں؟ متعدد وفاقی وزراء ضیاء الحق کی مجلس شوریٰ کی زینت بنے رہے' ان کی کابینہ
رہے اگر یہ سب کچھ قابل قبول ہے تو گلے کی پھانس صرف وہ فیصلہ ہے جس سے رجال
کو ذرا سا فائدہ پہنچتا ہو؟

Scanned with CamScanner

قرآن فہمی میں استاد کی ضرورت

ی زبانی سے بے شک ہر ایک کو حسب محنت اور ظرف وافر حصہ ملتا ہے اس سے
رکھنے والا کبھی بھی محروم نہیں رہتا اور نہ اس میدان میں ناکامی کا تصور پایا جاتا ہے۔
صرف لغت عربی سے واقفیت یا تفاسیر کا مطالعہ قرآن فہمی کے لئے کافی نہیں۔ انگریزی
والے اگر لاکھ دفعہ ڈاکٹری کے ذخیرہ کا مطالعہ کرے تو اس سے یہ شخص ڈاکٹر نہیں بن
بلکہ فن طب سے آگاہی اور واقفیت کے لئے کسی ماہر فن کے سامنے زانوے تلمذ تہہ
ے کی ضرورت پڑیگی۔ ایسے ہی قرآن سمجھنے کے لئے کسی معتمد شخصیت کی طرف رجوع
بغیر اور کوئی چارہ نہیں۔

کرامؓ جو قرآن کریم کے اولین اور بالذات مخاطب تھے۔ ادب عربی کے ماہرین تھے۔ لیکن
سمجھنے کے لئے ان کو دربار نبوی میں حاضری کی ضرورت پڑتی۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعود
ے روایت ہے کہ جب

الذین آمنو ولم یلبسوا ایمانھم بظلم
اولئک لھم الامن وھم مھتدون/انعام 88

ت اتری تو صحابہ فکرمند ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر
ض کرنے لگے جب فلاح اور کامیابی کی ضمانت ان لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے ایمان
نے کے بعد ظلم نہیں کیا ہو تو "اینا لم یظلم؟" ہم میں سے کونسا وہ شخص ہے۔ جس نے
ندگی میں کبھی ظلم نہ کیا ہو صحابہ اس آیت میں لفظ ظلم کی حقیقت سے آگاہی کے باوجود اس
کے مقصد معنی سمجھنے سے قاصر رہے۔ جس کے لئے "ان الشرک لظلم عظیم" کی
یت اتری۔ اور یہ بتایا گیا۔ کہ یہاں پر ظلم سے مراد شرک ہے۔

بخل کی حقیقت اور مذمت

پشتو کے عظیم صوفی شاعر حضرت عبدالرحمان بابا رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ... فرماتے ہیں۔

ہر بخیل د خدائے دشمن دے ولوکان زاھدا"
ہر سخی د خدائے ولی دے ولوکان فاسقا

اس شعر میں حضرت بابا رحمۃ اللہ علیہ نے بخل کی ... سخاوت کی مدح کی ہے اب کائنات نے بخل کرنے والوں کے لئے اور دوسروں کو بخل ... دینے والوں کے لئے عذاب مہین کا وعدہ فرمایا ہے۔ بخل ایک لعنت ہے بری چیز ہے۔ ا... لئے کہ بخل یہود کی عادت تھی خود بھی بخل کرتے تھے اور مسلمانوں کو بھی بخل پر اکسانے ... کوشش کرتے تھے مسلمانوں کو کہتے اپنا مال خرچ کرنے میں اتنی عجلت سے کام نہ لو ... سوچ سمجھے خیرات بھی نہ کرو ورنہ مفلس ہو جاؤ گے۔

نیز اگر دیکھا جائے تو محبت مال ہی تمام برائیوں کی جڑ ہے عموما" مال ہی کی محبت کی وجہ ... انسان اپنے قریبی محسنین یعنی والدین، بھائی اور دیگر احباب وغیرہ سے بدسلوکی پر آمادہ ہو جا... ہے۔ انہی قباحتوں کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ نے ایسے بخیل کے لئے ذلت امیز عذاب ک... بارے میں فرمایا ہے۔

ہر کام جس میں مسلمان کی بھلائی ہو انسانیت کی خیر ہو اس کو بند کرنا یا بند کرنے کے لئے کوشش کرنا بخل میں شامل ہے مثلا" اگر کسی کے ساتھ مالی خیر پہنچانے کی استطاعت نہیں تو کم از کم اخلاقی خیر تو ہر آدمی کے بس میں ہے یہ بھی تو خیرات ہے۔ سخافت ہے اور بخل کی ضد ہے..... اس کو بھی حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

عن ابی موسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحقرن من المعروف شیاء" ولو ان تلقی اخاک بوجہ طلیق (مشکوۃ باب فضل الصدقتہ)

ترجمہ: کسی نیکی کو حقیر نہ جان اگرچہ تو اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خندہ روئی سے پیش آئے

بھی ایک نیکی ہے۔

اسی طرح ایک نوجوان یا طاقتور آدمی راستے پر جا رہا ہے اور ایک آدمی نے کوئی بوجھ اٹھایا ہے اگر اس کی مالی امداد نہیں کر سکتا تو اس کا بوجھ تو ہلکا کر سکتا ہے یہ بھی تو نوجوانی یا طاقت و قوت کا صدقہ ہے۔ ٭ سخاوت ہے ضد بخل ہے صدق دل اور نیک نیتی سے تو کام لے سکتا ہے کسی کے لئے تو غائبانہ دعا کر سکتا ہے یہ بھی تو امداد کی اقسام میں سے ہے اور حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

واللہ فی عون العبد ماکان العبد فی عون اخیہ ...... ومن یسر علی معسر فی الدنیا یسر اللہ علیہ فی الاخرہ
(عن ابی هریره رضی الله عنه مشکوة کتاب العلم)

اور کمال قال علیہ السلام سوال یہ ہے کہ سب سے پہلے اس بخل سے کس کے حق میں سب سے اول بچنا چاہیے نیکی کا حقدار سب سے اول کون ہے تو نیکی تو ہر آدمی بلکہ مخلوق خدا میں سے ہر ایک سے کے بلی اور کتے تک جب وہ تکلیف میں ہو تو وہ خیرات اور نیکی کے مستحق ہیں یعنی وہ تکلیف ان سے ہٹانا چاہیے۔ اور انسان پھر مسلمان تو بدرجہ اتم اور ان سب سے بڑھ کر والدین نیکی کے مستحق ہیں ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بخل سے کام نہیں لینا چاہیے کیونکہ انہی کی رضا مندی تو اللہ کی خوشنودی اور ان کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے اگر اللہ کے بعد کسی کا حق ہے تو وہ والدین ہی ہیں ان کے ساتھ زندگی میں تو چھوڑیئے ان کے مرنے کے بعد بھی نیکی کرنی چاہیے اور ان کے حق میں کسی چیز کی بخل نہیں کرنی چاہیے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان المومن لیرفع له الدرجته فیقول یارب بم هذا فیقول بدعاء ولدک من بعدک (مشکوة شریف)

ترجمہ۔ بے شک مومن کا درجہ جنت میں بلند ہوتا ہے یہ مومن اللہ سے کہتا ہے کہ یا اللہ یہ کس وجہ سے تو اللہ جواب دیتا ہے تیرے اولاد کی دعا کی وجہ سے جو تیرے بعد تیرے لئے دعا کرتی ہے بلکہ جتنی جلدی انسان سے ہو سکے اپنے اموات کے حق میں سخاوت سے کام لینا چاہیے اور بخل سے اپنے آپ کو دور رکھنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ علیہ السلام کا قول مبارک ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماالمیت فی القبر الا کالغریق المنغوث ینتظر دعوۃ تلحقه من اب او ام او اخ او صدیق

Scanned with CamScanner

والصحفه كان احب اليه من الدنيا وما فيها اور كما قال عليه
(مشکوۃ شریف فصل ثالث باب الاستغفار) ترجمہ حضور
رشاد ہے کہ قبر شریف میں مردہ کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے کہ ایک ڈوبنے
وقت اپنے متعلقین ماں باپ بھائی یا دوست کی طرف سے دعا کا منتظر رہتا ہے اور
اس کو دعا پہنچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک دنیا اور مافیہا سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور
لئے بہترین ہدیہ استغفار ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ والدین کا حق دوسرے تمام لوگوں سے
ہے ان کے حق میں خاص طور پر بخل اور کنجوسی سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔

اگر ایک فقیر یا کوئی حاجت مند کی امداد کی جائے اور اس کا ثواب اپنے والدین وغیرہ کو
جائے تو ان کا بھی بھلا اور ان کا بھی فائدہ اور خیرات کرنے والے کا سب سے زیادہ
کیونکہ اللہ تو کسی کا عمل ضائع نہیں کرتا اور اپنے کئے کا بدلہ تو ہر ایک پائے گا اور
کا قانون تو سب کے لئے ہے تمام مسلمان اس میں شامل ہیں۔

الغرض یہ تمام نیک خصلتیں یعنی!

۱۔ برائیوں سے اپنے آپ کو بچانا ۲ والدین اور دوسرے احباب کے ساتھ نیکی کرنا ۳۔
تعالیٰ کی امداد کا اپنے آپ کو مستحق ٹھہرانا ۴۔ آخرت میں آسانی کا حصول۔ ۵۔
والدین کی دلجوئی اور ان کے ضروریات کے لئے اسباب میسر کرنا۔ ۶۔ اور اپنے آپ کو
کے رحم و کرم کا مستحق ٹھہرانا وغیرہ تب ممکن ہے کہ انسان میں بخل نہ ہو نیز سب سے
فائدہ یہ کہ آدمی حضور علیہ السلام کے قریب ہو سکتا ہے اگر انسان اپنے آپ کو بخل سے
بچائے کیونکہ سب سے بڑا بخیل تو وہ ہے جو حضور علیہ السلام پر درود نہ بھیجیں۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
البخیل الذی ذکرت عندہ ولم یصل علی مشکوۃ باب صلوۃ علی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شرک کی حقیقت اور اقسام

...میں ارشاد ہے۔

...الصلوٰۃ وانتم تسعون واتوھا وعلیکم السکینۃ الخ○ (35)

...کے لئے دوڑتے بھاگتے نہ آیا کرو۔ بلکہ اس طور پر وقار کے ساتھ آیا کرو۔ گویا تم سر...
...و وقار ہو"۔

...مخصوص ادب میں جو بڑی حکمت پنہاں ہے۔ وہ یہ ہے کہ نماز کے لئے جب ایک ...مقرر کر دیا گیا۔ (36) اس کے لئے ایک اعلان بھی کیا گیا۔ اور اس کے بعد ...لگا۔ کہ مختلف سمتوں سے مختلف جماعتیں کسی ایک مقصد کے لئے ایک جگہ جمع ...جارہی ہیں۔ اگر وہ بہت زیادہ بھاگ بھاگ کر جائیں گی۔ تو دیکھنے والوں کے دماغ میں یہ ...سکتا ہے کہ جس طرح اور مذاہب کو ان کے معبود کسی ایک جگہ رکھے ہوئے مل جاتے ...شاید ان کو بھی اپنا معبود کسی مسجد وغیرہ میں رکھا ہوا مل گیا ہے۔ جس کی طرف یہ ایسے ...انداز میں بھاگے جارہے ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ تم بھاگا مت کرو۔ بلکہ اس طرح جایا ...ہر دیکھنے والا سمجھ جائے کہ جہاں تم جارہے ہو۔ وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ تم کسی ایسے ...کی تلاش میں ہو۔ جو اس مکان میں بھی ہے۔ اور اس سے باہر بھی ہر حال میں وہ ...کے ساتھ ہے۔

...معکم اینما کنتم○ (37) "اور وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے۔ خواہ تم کہیں ہو وہ ...رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید○

...ہم انسان کے قریب ہیں۔ اس کی شہ رگ سے۔

...مضمون کی تائید ایک اور حدیث سے بھی ہوتی ہے ایک مرتبہ صحابہ کرام شدت شوق میں ...سفر میں چیخ چیخ کر نعرہائے تسبیح و تہلیل لگا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو اتنے ...سے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ تمہاری اس حرکت سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا رب ...تمہارے پاس نہیں۔ کہیں غائب ہے۔ اگر موجود ہے تو سنتا نہیں ہے۔ اس کو آہستہ ...۔ کیونکہ وہ تمہارے اونٹ کی گردن سے بھی تمارے قریب ہے۔ فرمایا

یایهاس الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لاتدعون اصم ولا
انکم تدعون سمیعا" بصیرا○ (39)

ایسا مقدس دین جو نماز جنازہ میں رکوع و سجود سے منع کرے۔ کبھی بھی قبور کو
برداشت نہیں کرسکتا۔ حالانکہ وہ قابل تعظیم جسد اب زمین میں مدفون ہو چکا ہے۔
اسلام نے جہاں ظاہری افعال شریک سے منع کیا ہے۔ اسی طرح ان باریک
فروگذاشتوں سے بھی روکا ہے۔ جن سے ایک موحد کا اچھا خاصا عمل مشرک کے مشابہ
جاتا ہے۔ مثلاً" ریاء و شہرت پسندی جو عمل خواہ وہ اپنی شکل و صورت میں کتنا ہی توحید
عمل سمجھا جائے۔ لیکن اگر وہ ریاء و شہرت پسندی سے آلودہ ہو جائے۔ تو اسلام کی نظر میں
بھی ایک قسم کا شرکیہ عمل سمجھا جاتا ہے۔ اس اہمیت کے پیش نظر قرآن کریم نے عمل
صالح ہونے کے لئے یہ شرط لگا دی ہے کہ وہ شرک کی اس قسم سے بھی پاک و صاف
چاہئے۔ اور ایسے یہ عمل کا نتیجہ لقاء رب ہو سکتا ہے۔

فمن کان یرجون لقاء ربه فلیعمل عملا" صالحا" ولا یشرک
بعباده ربه احدا○ "پھر جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھے تو اسے چاہئے کہ اچھے
کام کرے۔ اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے"۔

یہاں "لاشریک" کی تفسیر لاریائی سے کی گئی ہے۔ (41) یعنی جس شخص کے پیش نظر لقاء
رب جیسا اہم مقصد ہے۔ اس کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ نیک عمل کیا کرے۔ اور اپنی عبادت
میں کسی کو بھی شریک نہ بنایا کرے۔ اس آیت کریمہ میں یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ جس
امر پر یہاں زیادہ زور دیا گیا ہے۔ وہ وہی حق تعالیٰ کی عبادت میں شرکت کی ممانعت ہے۔ ذات
شرکت کا مسئلہ بھی گو کم اہمیت نہیں رکھتا۔ وہ بھی ایک بدترین کفر ہے۔ لیکن شرک کی جس
خطرناک جھاڑی میں ایک مدعی توحید میں بھی الجھ سکتا ہے۔ وہ صرف شرک فی العبادۃ ہے۔
اور اس کی ایک نہایت دقیق اور باریک قسم ریاء و شہرت پسندی ہے۔ قرآن کریم نے شرک
میں عام ابتلاء کا شکوہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون○

"اور ان میں سے اکثر ایسے بھی ہیں۔ جو اللہ کو مانتے ہیں اور شرک بھی کرتے ہیں"۔
یعنی ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو ایمان کے زبانی دعوے کے ساتھ شرک جلی اور شرک خفی
کے ہر ہر شعبے سے احتراز رکھتے ہوں۔

شرک کی ایک اور قسم بھی ہے [illegible]

[illegible] حق تعالیٰ کے سوا کسی مخلوق کی اطاعت [illegible]

[illegible] اور اس کے [illegible]

[illegible] کے خلاف [illegible]

[illegible] صرف اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کا حق ہے۔ اس لئے اس میں بھی کسی کو [illegible]

[illegible] قسم کا شرک ہی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے اہل کتاب کی اس نوع کی

[illegible] شرک ہی سے تعبیر کیا ہے۔

...احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ ○ (۴۳)

...نے اپنے عالموں اور درویشوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا ہے"۔

...کی تفسیر میں منقول ہے۔ کہ جب آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا۔ کہ اہل کتاب

...احبار و علماء کو کبھی ارباب نہیں بنایا تھا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کیوں نہیں

...انہوں نے اپنے احبار کو مستقبل مطاع کی حیثیت نہیں دی۔ کیا جس کو انہوں نے حلال

...انہوں نے اس کو حلال نہیں سمجھ لیا۔ اور جس کو حرام بنا دیا۔ اس کو حرام نہیں

...اطاعت کا یہ منصب صرف ایک رب العزت کے لئے زیبا تھا۔ جب انہوں نے یہ

...اٹھا کر اپنے احبار و رہبان کے سپرد کر دیا۔ تو یہی اتخاذ ارباب اور شرک ہے۔ گویا

...کی نظر میں اس درجہ کی اطاعت بھی شرک کی ایک قسم ہے۔ جس کو مستقل اطاعت کہا

...ہے۔ اسی قسم کی اطاعت کو قرآن کریم نے شرک سے تعبیر فرمایا ہے۔

...طعتموھم انکم لمشرکون ○ (۴۴)

...اگر تم ان کی اطاعت کرنے لگو۔ تو یقین جانو کہ تم مشرک ہو جاؤ گے"۔

...غیر مستقبل اطاعت جس میں مطاع کی کوئی مستقل حیثیت نہیں ہوتی بلکہ یہ اطاعت رب

...عزت کے حکم کے ماتحت ہوتی ہے۔ جیسے رسول، مجتہدین امت، سلاطین و امراء، والدین اور

...کی اپنے مالک کی اطاعت اس لئے شرک بھی نہیں۔ بلکہ بعض مرتبہ فرض اور واجب

...ہوتی ہے۔ عبادت اور اطاعت میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ عبادت کی حقیقت غایت تذلل

...انتہائی خشوع و خضوع کا اظہار ہے۔ یہ اسی کے لئے مناسب ہے۔ جس میں غایت درجہ

...موجود ہو۔ اس درجہ کی عظمت صرف ایک ذات میں منحصر ہے۔ اس لئے اس میں غیر

...مستقل طور پر بھی کسی کی شرکت کے لئے گنجائش نہیں۔ اس میں ہر قسم کی شرکت شرک

ہے۔ اور اطاعت کے لئے صرف حکمرانی کی لیاقت درکار ہے۔ یہ بطریق نیابت
پیدا ہوسکتی ہے۔ اس لئے نیابۃ "غیر اللہ کی اطاعت شرک نہیں۔ اس فرق کو نہ سمجھنے
سے امت کے چند فریق افراط و تفریط میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ ایک تو تاویل کرکے غیر
عبادت جائز سمجھنے لگا۔ اور دوسرا اطاعت مجتہدین کو شرک سمجھنے لگا۔ اور کوئی اطاعت
بھی شرک کا ایک شعبہ قرار دے بیٹھا۔ قرآن کریم اس مسئلہ کو علمی اور عملی ہر دو
سے پورے طور پر صاف کردیا ہے۔ علمی لحاظ سے تو اس نے یہ واضح کردیا ہے کہ
اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے علیحدہ اطاعت نہیں ہوتی۔ اس کو مستقل اطاعت سمجھنا
غلط ہے۔ اس لئے وہ شرک نہیں ہوسکتی۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ○ (45)

"جس شخص نے رسول کی اطاعت کی تو بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی"۔

اور عبادت کے متعلق اس قسم کا کہیں ایک حرف بھی نہیں فرمایا۔ جس سے یہ خطرہ بھی
سکے۔ کہ غیر اللہ کی عبادت کسی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کہی جاسکتی ہے۔ اور
دائرہ میں رسول کی اطاعت اور اولوالامر کی اطاعت کو خود قرآن ہی نے فرض و واجب
دے دیا۔ اس کے برعکس عبادت میں کسی کی شرکت کو کسی نہج سے بھی گوارا نہیں کیا۔
ایک ادنی سی ریاء کی نیت کو بھی شرک سے تعبیر فرمادیا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ شرک فی الذات، شرک فی الصفات، شرک فی العبادۃ شرک فی الاطاعت
حقیقی شرک کے اقسام تھے۔ شرک فی التسمیہ، شرک خفی (یعنی ریاء و شہرت
پسندی) اور عقیدہ توحید کے ساتھ بعض اور نازیبا طریقے جو اگرچہ شرک نہ ہوں۔ مگر عملاً
شرک حقیقی کے مشابہ ہوں یہ سب شرک اور قابل ترک ہی سمجھنے چاہئیں۔ کیونکہ ان کی
سرحدیں حقیقی شرک کے ساتھ اتنی ملی جلی ہوتی ہیں۔ کہ ان میں ذرا سی لغزش سے حقیقی
شرک میں جاپڑنے کا ہر وقت احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے دین کی صحیح اتباع یہ ہے۔ کہ جن
افعال سے کفرو شرک کی بو بھی آئے ان کو بھی کفر کی طرح ترک کردیا جائے۔ تاکہ وماانا
المشرکین○
کا پہلو اپنی پوری حقیقت کے ساتھ نمایاں ہو جائے۔ اور کرہ الیکم الکفرو
الفسوق والعصیان (47) کا پورا پورا نقشہ سامنے آجائے۔

Scanned with CamScanner

بخاری کتاب الجمعہ باب اذا اشتد الحر یوم الجمعۃ ۔ مسلم کتاب المساجد باب استحباب ایتان الصلاۃ بوقار و سکینۃ

القرآن کریم۔ 144:2

-37 ایضاً ۔ 4:57 ترجمہ احمد سعید دہلوی

-38 ایضاً ۔ 16:50

-39 منحۃ المعبود کتاب توحید اللہ تعالیٰ باب ماجاء فی عظمۃ اللہ تعالیٰ وصنعته وتنزیہہ عن کل نقص

-40 القرآن الکریم 110:18 ترجمہ احمد سعید دہلوی

-41 القرطبی سورۃ الکہف آیت 110

-42 القرآن الکریم - 106:12 ترجمہ احمد علی لاہوری

-43 القرآن الکریم - 31:9 ترجمہ احمد علی لاہوری

-44 ایضاً" - 121:6 ترجمہ احمد سعید دہلوی

-45 ایضاً" - 80:4

-46 ایضاً" - 79:6

-47 ایضاً" - 7:49

اخبار الجامعہ

الحمدللہ امسال بھی قواعد و ضوابط کو مد نظر رکھتے ہوئے مستحق اور مستعد طلبہ کو جامعہ میں داخلوں کا آغاز شوال میں چار دن تک مسلسل جاری رہا جامعہ کے تقریباً سینکڑوں قدیم اور جدید طلبہ داخلہ کے امیدوار تھے لیکن داخل ہونے والے شوری کے مشورے کے مطابق اسی تک رہی جبکہ منتظرین کی فہرست میں سات ہو گئے۔

درجہ رابعہ کا اضافہ: شوری کے فیصلہ کے مطابق اس سال جامعہ میں ایک درجے کا گیا اس سے قبل درجہ ثالثہ تک اسباق ہوتے تھے ان درجوں کے ساتھ اعدادیہ اور بھی تھے گویا کل پانچ درجے تھے لیکن وقت کی اہمیت اور ضرورت کے مطابق درجہ کلاس بھی شروع کر دی گئی۔

جامعہ میں تخصص فی الفقہ الاسلامی کا آغاز:۔

اس سال جامعہ میں باقاعدہ تخصص فی الفقہ الاسلامی کا آغاز ہو چکا ہے اس درجہ میں تین فارغ التحصیل طالب علم ہیں اس درجہ میں داخلہ کے لئے تقریباً" پندرہ فارغ التحصیل تشریف لائے تھے لیکن ان میں صرف تین کا انتخاب ہوا فارغ التحصیل علماء کو فقہ میں بنانا وقت کی اہم ضرورت تھی تاکہ تیزی کے ساتھ اٹھنے والے انقلابات کے پیدا کردہ مسائل کا مقابلہ کرنے کے لئے رجال کار زیادہ سے زیادہ فراہم ہوں۔ اس درجہ کے طلباء کے بارے میں اہم بات تو یہ مد نظر ہوتی ہے کہ ان کی فقہ میں مہارت کے ساتھ استخراج مسائل پر خاص توجہ دی جائے اور جدید مسائل و حالات کے مقابلہ کے لئے ان کو اصول تخریج معاشیات اور موجودہ وضعی قوانین کی بھی تعلیم دی جائے تاکہ ایک عالم کو کسی جدید مسئلہ کی حقیقت سمجھنے میں دشواری نہ ہو اس لئے کہ ہماری اصل مشکل یہ ہے کہ جدید دور کے جدید مسئلہ کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھ نہیں سکتے۔ رہا مسئلہ کا حل تو وہ الحمدللہ آسان ہے کیونکہ قرآن و حدیث عربی زبان میں ہے اور ان کے علوم میں علماء کرام دن رات مگن رہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

...ص کے طلبہ کو حضرت مولانا مفتی غلام الرحمان صاحب کی نگرانی میں الحمد
...اور ملکی قوانین میں ماہرین سے مدد لی جاتی ہے۔

اہم خبر:۔ اکثر حضرات کو یہ بات معلوم ہے کہ حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم حقانیہ
...ک میں چوبیس سال تک تدریسی اور افتاء کی خدمات جز سے وابستہ رہے لیکن چند
...ے جامعہ عثمانیہ کے انتظام کی طرف مکمل توجہ نہیں دے سکتے تھے ادھر جامعہ دن
...رات چوگنی ترقی کر رہا تھا جس کے لئے مفتی صاحب کی مکمل توجہ کی ضرورت تھی جس
...ے حضرت مفتی صاحب کو مادر علمی دارالعلوم حقانیہ سے باول ناخواستہ اور نمدیدہ
...کے ساتھ مستعفی ہونا پڑا یقیناً" ماں کی وہ پیاری اور محبت بھری گود جس میں ایک بچے
...ہر قسم کی اعلیٰ تربیت ہوئی ہو اس آغوش کو شعوری طور پر ہمیشہ کے لئے الوداع کہنا بہت
...اور ناقابل برداشت بات ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کی اس ہجرت کو بابرکت اور
...خیر بنا دے اور جامعہ حقانیہ کو ان کا نعم البدل عطا فرمادے۔ وما ذالک علی اللہ
...یز۔

...تذہ کرام کا اضافہ :۔ تمام طلباء کرام کی تعداد نوے تک ہو گئی ہے درجہ
...بہ اور درجہ تخصص کا اضافہ بھی ہوا اس لئے مشورہ کے مطابق
...ی صاحب نے بھی باقاعدہ جامعہ میں طلبہ کو پڑھانا شروع کر دیا اور احقر
...ت ایک اور استاد حضرت مولانا مفتی نجم الرحمان صاحب کا تقرر ہوا اس
...ح کل اساتذہ کی تعداد سات ہو گئی ہے۔

الحمد للہ

وفاقی محتسب اعلیٰ جناب جسٹس عثمان علی شاہ صاحب کے فیصلے کے موجب پاکستان کے تمام اسکولوں میں ناظرہ قرآن کریم کی تعلیم ایک علیحدہ لازمی مضمون ہوگا۔ وزارت تعلیم اسلام آباد نے ملک کے تمام تعلیمی اداروں کو اس سلسلے میں ہدایات جاری کردی ہیں کہ ان پر فوری سختی سے عمل کرایا جائے۔ فیصلے اور ہدایات کے موجب (الف) مضمون ناظرہ قرآن کے علیحدہ چالیس نمبر ہونگے (ب) یہ مضمون لازمی ہوگا (ت) اسمیں پاس ہونا لازمی ہوگا (ث) اس کے نمبر علیحدہ حیثیت سے مارکس شیٹ میں درج کیا جائیگا (ج) ہفتہ میں کم از کم تین پیریڈ ناظرہ قرآن مجید کے لئے دیئے جائیں (ح) ناظرہ قرآن کی تعلیم تیسری جماعت سے شروع ہو اور ساتویں جماعت تک پورے قرآن کریم کو مکمل کیا جائیگا آٹھویں جماعت میں قرآن پاک کو دہرایا جائیگا (خ) پاروں کی تقسیم اسطرح پر ہے تیسری کلاس قرآنی قاعدہ اور تیسواں پارہ۔ چوتھی کلاس پارہ (...) تا انتیس)۔ پانچویں کلاس پارہ ایک تا پارہ چھ۔ چھٹی کلاس پارہ سات تا پارہ سولہ۔ ساتویں کلاس پارہ سترہ تا پارہ (...) آٹھویں جماعت میں مکمل قرآن کریم کو دہرایا جائیگا۔

ڈائریکٹر آف ایجوکیشن نے بھی تمام اسکولوں کو احکامات جاری کردیئے ہیں کہ ان ہدایات پر سختی سے عمل کرایا جائے۔ اسکولوں کے ٹائم ٹیبل میں مضمون ناظرہ قرآن کریم ایک علیحدہ مضمون کی حیثیت سے علیحدہ کالم میں لکھا جائیگا اور اسطرح کی مارکس شیٹ میں ایک علیحدہ کالم کے اندر اس مضمون کو لکھا جائیگا۔

تمام حضرات سے درخواست ہے کہ اپنے علاقے کے اسکول میں کوشش فرمائیں کہ اسکولوں میں ناظرہ قرآن کے متعلق یہ فیصلہ عملی طور پر نافذ ہوجائے۔